صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 03 ستمبر 2012ء بمطابق 15 شوال 1433ہجری صبح گیارہ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

إِنَّ هٰذَا الْقُرْءَانَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصّٰلِحٰتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا O وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا O وَيَدْعُ الْإِنسٰنُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنسٰنُ عَجُولًا۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کیلئے اجر عظیم ہے۔ اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کیلئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے۔ اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

دعائے مغفرت

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، نن یوه بله دهماکه شوې ده، د هغې د شهداء د پاره یو دعا وکړئ۔

جناب سپیکر: جناب مفتی کفایت اللہ صاحب سے درخواست ہے کہ وہ تنی میں بھی اور آج بھی ایک دھماکہ ہوا ہے آبدرہ روڈ پر، ان شہداء کیلئے دعائے مغفرت کیجئے۔

مفتی کفایت اللہ: یا اللہ! یہ جتنے بے گناہ لوگ اور معصوم لوگ جو مارے جاتے ہیں، یا اللہ! ان تمام معصوم لوگوں کی شہادتوں کو قبول فرما۔

جناب سپیکر: آمین۔

مفتی کفایت اللہ: یا اللہ! تمام پسماندگان کو صبر جمیل نصیب عطا فرما۔ یا اللہ! اتنی مشکل صورتحال سے تو ہی ہمیں نکال سکتا ہے، یا اللہ! اس صورتحال سے ہمیں نکال دے۔ یا اللہ! ہمارے صوبے کو اور اس ملک کو امن کا گہوارہ بنا۔

جناب سپیکر: آمین۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر جی؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 2 ہے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 02 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ کا ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال 2005 کے زلزلے میں تباہ ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو:

(i) مذکورہ ہسپتال میں تعمیراتی کام کی موجودہ حالت کیا ہے؛

(ii) آیا مذکورہ ہسپتال کی پرانی عمارت جو کہ ناقص میٹریل و تعمیر کی وجہ سے تباہ ہوئی تھی، اس ضمن میں متعلقہ ٹھیکیدار کے خلاف انکوائری ہوئی تو اسکی تفصیل مہیا کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) ہاں، مانسہرہ ہسپتال کے دو بڑے بلاک 2005 کے زلزلے میں تباہ ہوئے تھے۔

(ب) (i) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال مانسہرہ جس کا موجودہ نام شاہ عبداللہ تدریسی ہسپتال مانسہرہ ہے، وہ سعودی فنڈ سے زیر تعمیر ہے، کام تقریباً آدھا ہو چکا ہے۔ پراجیکٹ کی مدت تکمیل اکتوبر 2012 ہے۔

(ii) پرانی عمارت کے نقصانات کے بابت اس وقت کی وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم اور انجینئر نگ یونیورسٹی پشاور کی ٹیم نے انکوائری کی تھی۔

Mr. Speaker: Any supplementary, Mufti Kifayatullah Sahib?

مفتی کفایت اللہ: میری تو ایک گزارش ہے جی کہ اس سوال کا جواب انہوں نے بہت تفصیلی دیا ہے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن یہ محرر کاپی مجھے ابھی ملی ہے، میرے خیال سے تین سو چار سو صفحات ہیں تو دیکھنے کا موقع نہیں ملا، اگر پینڈنگ کر دیں، حالانکہ آج میری خوش قسمتی ہے کہ وزیر صاحب بھی تشریف لائے ہیں، انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم نے انکوائری کی ہے، بہت لمبی انکوائری ہے لیکن اس کا فائنل نتیجہ نہیں ہے تو میں ذرا اس کو دیکھ لوں، اگر یہ مجھے کل پرسوں کاپی دیتے ہیں تو کوئی بات نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Kept pending, as requested.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Again Mufti Kifayatullah, Question number?

مفتی کفایت اللہ: ہاں جی، یہ سوال نمبر 03 ہے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 03 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت موسمی بیماریوں کیلئے بروقت فنڈز مختص / مہیا کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبے کے سرد ترین علاقوں میں قائم ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کو نمونیا و دیگر موسمی بیماریوں سے بچنے اور بچوں کے علاج معالجے کیلئے کیا ایکشن پلان تیار کیا گیا ہے؛

(ii) محکمہ غریب اور نادار مریضوں کے علاج و معالجے کیلئے کونسی مفت سہولیات فراہم کر رہا ہے، نیز صحت کے حوالے سے کتنے ممالک امداد دیتے ہیں، ملک کا نام اور امداد کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) تمام سرد ترین علاقوں میں قائم ہسپتالوں میں مریضوں کو موسمی بیماریوں سے بچنے کیلئے سرکار دوائیاں مہیا کرتی ہے۔

(ii) محکمہ غریب اور نادار مریضوں کے علاج معالجے کیلئے مفت دوائیاں فراہم کرتا ہے اور EHSAR Foundation اور WHO کی مدد سے موسمی بیماریوں مثلاً نمونیا کیلئے نمونیا سنٹر قائم کیا گیا ہے جسکو فاؤنڈیشن کی طرف سے مفت دوائیاں ملتی ہیں۔ ان بیماریوں کیلئے ایک خاص وارڈ مختص کیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary.

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، اس پر مکمل اطمینان ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ نصیر محمد خان میداد خیل صاحب کی ریکویسٹ آئی ہے کہ کچھ مسئلہ پیش آیا ان کو، ان کے بھی پینڈنگ کئے جاتے ہیں۔ محترمہ نور سحر صاحبہ۔ Again نور سحر صاحبہ۔ جب محرک موجود نہ ہو تو پھر کیا ہوگا؟ وہی ہوگا۔ آپ اگر اس کو Take up کرنا چاہتے ہیں تو آپ کر لیں۔ اچھا نور سحر بی بی کو Replace نہیں کرنا چاہ رہے ہیں۔ 1، 2، 2 بھی نہیں ہیں، 3 نور سحر صاحبہ، دا به ختمیږی که نه تول چې کوم Lapse شو؟ Again نور سحر صاحبہ، 26، (مداخلت) بس ٹھیک ہے محنت کی ہے اس نے، ڈیپارٹمنٹ نے بھی اس پر کافی وقت لگایا لیکن ابھی 'مؤور' نہیں ہے تو کیا کریں؟ آپ لوگوں نے پڑھا نہیں کہ اس میں سپلیمنٹری سوال آپ لوگ کریں تو، Again نور سحر صاحبہ، 27 نمبر کو کسچن-----

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

وزیر صحت: آپ کی چیئر سے ہمیشہ استفسار ہوتا ہے کہ میں تشریف نہیں لاتا ہوں، آج لایا ہوں تو کیا ہوا؟

(قہقہے، تالیاں)

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ہم اس کو ویلکم کرتے ہیں سر۔

جناب سپیکر: یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ کا دیدار ہوا۔ آپ کا دیدار بھی ہمارے ایک پیر صاحب ہیں، ان سے کم نہیں ہوتا۔ خدا نہ کرے کہ ادھر میرے ہاں دو چار دیداروں میں کوئی فوت نہ ہو جائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جب منسٹر صاحب نہیں ہوتے ہیں تو 'مؤور' ہوتے ہیں، جب منسٹر صاحب آجاتے ہیں تو 'مؤور' بھاگ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ انہوں نے کچھ 'چل ول' بنایا ہے، ان کو کہا ہے کہ نہ آئیں۔

جناب عبدالاکبر خان: مک مکا ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ شاید (قہقہہ) جو آپ کہہ رہے ہیں۔ نور سحر صاحبہ، آپ لوگ بھی کوئسچن نہیں پڑھتے ورنہ کوئی نہ کوئی تو کرتا۔

جناب عبدالاکبر خان: ہم اس سوال پر کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: Why not یہ تو ہاؤس کی پراپرٹی ہے، اس میں کون آپ کو منع کرتا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر آپ Investigate کریں اگر کوئی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے، آپ لوگ پڑھتے نہیں ہیں، ابھی دیکھو اسرار اللہ خان کا دل بہت چاہ رہا ہے لیکن پڑھا نہیں ہے، ابھی پڑھنا چاہ رہا ہے۔ 26 بھی Lapse ہوا۔ 27، نور سحر صاحبہ۔ وہ بھی Lapsed۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر؟ آنریبل لاء منسٹر صاحب! آپ نے صبح کروایا اور دیکھو نا، ہال کی کیا حالت ہے؟ ایک تو بارش کی وجہ سے کچھ پریشانی ہو گئی ہے اور۔۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سپیکر صاحب، بارش کی وجہ سے بھی اور آبدرہ روڈ والے واقعے کی وجہ سے بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ عالمگیر خلیل صاحب بتا سکتے ہیں کہ کیا ہے؟

جناب محمد عالمگیر خلیل: قدرتی، کار د بابک سره دے۔

جناب سپیکر: هں جی، اوس به په کوئسچنز آور کښې تیز شو۔ مفتی صاحب! پکښې غائب شوے دے، سوال د رنه جوړې۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نه جی، 80 جی۔

جناب سپیکر: بتادیں جی، نمبر بتادیں۔

مفتی کفایت اللہ: 80 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 80 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا جیل میں قیدیوں کیلئے بی کلاس ہوتی ہے؛

(ب) صوبے کے تمام جیلوں میں موجود قیدی جنکو گزشتہ پانچ سالوں میں بی کلاس دی گئی ہے، انکے نام اور جرم وسزا کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں جو قیدی بی کلاس کی شرائط پر پورا اترتے تھے اور انہیں سہولت نہیں دی گئی، انکی بھی تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 'پیرول' پر رہا ہونے والے قیدیوں کے نام اور انکے جرم وسزا کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ جیل میں قیدیوں کیلئے بی کلاس ہوتی ہے۔

(ب) صوبے کے تمام جیلوں میں جن قیدیوں کو گزشتہ پانچ سالوں میں بی کلاس دی گئی ہے، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ج) بی کلاس کی شرائط پر پورا اترنے والے تمام قیدیوں کو درخواست دینے پر سہولت فراہم کی گئی ہے۔

(د) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 'پیرول' پر رہا ہونے والے قیدیوں کے نام اور انکے جرم وسزا کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

جناب سپیکر: سپلیمنتری سوال پکښې شته؟

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Mufti Kifayatullah Sahib, again Question No. 81, please.

* 81 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹرانسپورٹ کے متعلق موٹر وہیکل رولز موجود ہیں اور مذکورہ قوانین کی خلاف ورزی پر جرمانہ بھی کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 10-2009 اور 11-2010 میں کتنا جرمانہ وصول کیا گیا، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 10-2009 میں کل جرمانہ مبلغ -/85008263 روپیہ اور سال 11-2010 میں کل جرمانہ مبلغ -/87505225 روپیہ وصول کیا گیا، ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

District	Fine from 01-07-2009 to 30-06-2010	Fine from 01-07-2010 to 31-03-2011
Peshawar	40607237	37572415
Charsada	5421047	6353585
Nowshera	734056	---
Mardan	7372100	6471431
Sawabi	1072588	1869981
Kohat	2589937	3947491
Hangu	838036	548661
Karak	---	---
Abbottabad	7270168	5573685
Haripur	1848507	3254475
Mansehra	4526099	7662165
Battagram	---	---
Kohistan	---	---
Bannu	1867476	135489
Laki Marwat	---	256470
D I Khan	1671398	2077460
Tank	96996	121083
Swat	4474649	4987674
Shangla	448630	331695
Bunner	1029560	1206170
Dir Lower	1338470	1251805
Dir Upper	1271550	953641
Chitral	529759	1759800
Total	**85008263**	**87505225**

مفتی کفایت اللہ: میں تو حیران ہوا، آج ان کی اچھی تیاری ہے، اب خواہ مخواہ سوال کرنا ضروری تو نہیں ہے۔ میں محکمہ داخلہ اور محکمہ صحت اور محکمہ جیلخانہ جات کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ٹھیک ٹھیک سوال دیا ہے، میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں اچھی بات ہے، اچھی چیز کو Appreciate کرنا چاہیئے (تالیاں)
ہمارے گورنمنٹ آفیشلز نے اور انہوں نے محنت کی ہے۔ سارے بس ٹھیک ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: ہاں جی۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، سوال نمبر 82۔

* 82 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں جیل، سب جیل اور سنٹرل جیل موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ جیلوں میں مختصر المدتی اور طویل المدتی قیدی ہوتے ہیں؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ قیدیوں کی اصلاح و تربیت حکومت کی ذمہ داری ہے جو کہ احسن طریقے سے انجام دی جارہی ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلے میں قرآن مجید سکھانا اور ضروری دینی تعلیم دینے کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبے میں کل کتنے جیل موجود ہیں، قیدیوں کی تربیت و اصلاح کا انتظام کن کن جیلوں میں ہے؛

(ii) سرکاری سطح پر قرآن مجید اور ضروری دینی علوم پڑھانے کا انتظام کن کن جیلوں میں ہے؛

(iii) گزشتہ پانچ سالوں میں مذکورہ علوم سے کتنے قیدی مستفید ہوئے ہیں؛

(iv) اس سلسلے میں کتنے اور کن کن قیدیوں کو سزا میں تخفیف / رعایت حاصل ہوئی ہے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(د) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ھ) (i) صوبے میں کل 23 جیل موجود ہیں۔ تقریباً تمام جیلوں میں قیدیوں حوالاتیوں کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے۔

(ii) ہمارے صوبے میں تمام سنٹرل، ڈسٹرکٹ اور سب جیلوں میں دینی اساتذہ کا سرکاری سطح پر تقرر کیا گیا ہے اور انہی اساتذہ کی زیر نگرانی ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن (غیر سرکاری تنظیم) کے نمائندگان جیلوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کو ترجمہ قرآن مجید، حفظ اور ناظرہ قرآن پاک کی باقاعدہ تعلیم دے رہے ہیں۔

(iii) گزشتہ پانچ سالوں میں مذکورہ علوم سے 897 قیدی مستفید ہوئے ہیں۔

(iv) دہشت گردی میں ملوث قیدیوں کے علاوہ باقی 826 قیدیوں کو سزاؤں میں تخفیف / رعایت حاصل ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: 82 بھی ٹھیک ہے؟

مفتی کفایت اللہ: جی۔

جناب سپیکر: بس ہوگئے، ختم ہوگئے، Very good، یہ اچھی بات ہے، مفتی صاحب نے Appreciate کیا۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

01 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹروں کو صوبے میں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ انہیں سرکاری ہسپتالوں میں ایکسرے اور ٹیسٹوں کی مد میں کمیشن بھی ملتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کمیشن ریٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) سرکاری ہپستالوں کے ڈاکٹروں کو کمیشن نہیں بلکہ User Charges کی مد میں شیئر ملتا ہے جو کہ حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہے۔

(ج) User Charges کی مد میں شیئر کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

گورنمنٹ شیئر	60 فیصد

ڈاکٹرز شیئر	25فیصد
پیرامیڈیکس شیئر	10فیصد
ایڈمنسٹریٹیو شیئر	02فیصد
Maintenanceاور ریپیئر شیئر	03فیصد

2 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے (SDU)، Special Development Unit اور Economics Analyst. کی گزشتہ تین سالوں کی سالانہ کارکردگی کیا ہے؛

(ب) آیا ترقیاتی منصوبوں کیلئے عوامی نمائندگان سے مشاورت کی جاتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی ترقی و توانائی)}: (الف) سپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ (SDU) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کاایک ذیلی ادارہ ہے جو 1985 سے قائم ہے۔ یہ ادارہ صوبہ میں اہم علاقائی ترقیاتی پراجیکٹس کی نگرانی اور تکنیکی معاونت کی فراہمی کے فرائض سرانجام دیتاہے اور ان پراجیکٹس سے متعلق مختلف امور مثلاً (ڈونرسے رابطہ پراجیکٹس کی مانیٹرنگ اور ایویلیویشن، فزیکل اور فنانشل پراگریس کا جائزہ آڈٹ کے معاملات وغیرہ) کی دیکھ بھال کرتا ہے تاکہ ان پراجیکٹس کی بطریقہ احسن و بروقت تکمیل کو ممکن بنایا جاسکے۔ علاقائی منصوبوں کیلئے قائم پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹس سالانہ ورک پلان تیار کرتے ہیں جن کی منظوری SDU کی وساطت سے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات سے عمل میں لائی جاتی ہے۔ نیز ہر منصوبہ کی Implementation کیلئے SDU کی وساطت سے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں۔ گزشتہ تین سالوں میں SDU کی کارکردگی کا جائزہ رپورٹ فراہم کی گئی۔

Economic Analysis Section محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے دوسرے سیکشنوں کی طرح ایک باقاعدہ سیکشن ہے جسکو متفرقہ کام تفویض کئے گئے ہیں۔

ضلعی حکومتوں کے سلسلے میں یہ سیکشن صوبائی مالیاتی کمیشن کے تحت اضلاع کو ملنے والی ترقیاتی رقوم کی سہ ماہی مانیٹرنگ واجلاس بلانے کے ساتھ ساتھ معمول کے معاملات کو پراسیس کرتاہے۔ نیز Disaster Management کے سلسلے کے تحت پالیسی، ڈیویلپمنٹ کی پڑتال وسفارشات مرتب کرنے کے علاوہ PaRRSA، PDMA، اور PERRA کے محکمہ جاتی معاملات پر کارروائی کرتا ہے۔ یہ

سیکشن ہر سال وائٹ پیپر کا ترقیاتی حصہ اور صوبائی اسمبلی کیلئے بجٹ تقریر میں شامل ترقیاتی بجٹ کا حصہ تیار کرتا ہے، صوبائی و وفاقی سطح پر مرتب ہونے والی پالیسی تجاویز کی پڑتال اور ان سے متعلقہ سفارشات کی تیاری بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔ اس طرح سماجی تحفظ کے شعبہ سے متعلق اصلاحاتی پروگرام شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ اس سیکشن نے گزشتہ تین سالوں میں UNICEF / DFID کے اشتراک سے MISC سروے کا صوبہ پختونخوا کے تمام اضلاع میں انعقاد کیا جبکہ گزشتہ سال معاشی ترقی کا لائحہ عمل مرتب کیا، علاوہ ازیں زرعی یونیورسٹی کے اشتراک سے Think tank قائم کیا جس کی سفارشات اس سال کے ترقیاتی پروگرام میں بھی شامل کی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

جاری ترقیاتی پراجیکٹس

پراجیکٹ کا نام	نام ضلع	کل لاگت	ریمارکس
تورغر ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹس	تورغر	1406.079	Revised PC I کی منظوری ECNEC سے 26.5.2011 کو لی گئی۔
کوہستان ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ	کوہستان	933.35	پراجیکٹ کا دورانیہ دسمبر 2010 سے بڑھا کر جون 2012 کیا گیا۔
باچاخان پاورٹی ایلیویشن پروگرام	مردان، بٹگرام، کرک اور دیر (اپر)	1500.00	جس کی منظوری PDWP نے 24.11.2008 کو دی۔ اکتوبر 2009 میں شروع ہوا۔
RAHA Program (Refugees Affected &Hosting Areas)	پشاور، نوشہرہ، صوابی، ہری پور	8037.00	اکتوبر 2009 میں شروع ہوا۔
Linkages of Nara Amazai and Bait Gali U/C of Distt Haripur with Tor Ghar Area of Mansehra	2 یونین کونسل آف ڈسٹرکٹ ہری پور	193.403	جسکی منظوری CDWP نے 26.07.2007 کو دی۔ جسکا دورانیہ بڑھا کر جون 2012 تک کر دیا۔

دیر ایریا سپورٹ پراجیکٹ	دیر (اپر اور لوئیر)	1556.4	اکتوبر 2009 کو کامیابی سے مکمل ہوا۔
واڑی ایریا ڈیویلپمنٹ پیکج 3796.523	دیر (آپر)	272.340	نومبر 2009 کو کامیابی سے مکمل ہوا
	بونیر، شانگلہ، سوات اور ملاکنڈ ایجنسی	3796.523	مارچ 2009 کو کامیابی سے مکمل ہوا
بارانی ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ	بٹگرام کوہاٹ بنوں ہنگو کرک ایبٹ آباد، ہری پور، لکی مروت، کوہستان، مانسہرہ اور کرزئی ایجنسی	6069.3	ستمبر 2009 کو کامیابی سے مکمل ہوا

03 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں بارانی پراجیکٹ کے ذریعے ترقیاتی کام کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ پراجیکٹ کس کے کہنے پر کام کا تعین کرتا ہے، کیا ہر ضلع کے صوبائی حلقوں میں سکیمیں برابری کی بنیاد پر دی جاتی ہیں؛

(ii) مذکورہ پراجیکٹ کی موجودہ صورتحال کی تفصیل فراہم کی جائے نیز اس کے مکمل / نامکمل اور جاری کاموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی ترقی و توانائی)}: (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) (i) یہ پراجیکٹ تنظیم سازی کے طریقہ کار پر کام کرتا ہے جس میں SRSP(NGO) تنظیم سازی کا کام کرتی تھی اور تنظیم کے ارکان کے باہمی مشورے سے ایک قرارداد کے ذریعے سے اپنی ضروریات کی نشاندہی ترجیحی بنیادوں پر کرتے تھے۔ قرارداد کی روشنی میں سماجی اور تکنیکی جائزہ (Feasibility Report)، این جی او سٹاف، تکنیکی عملہ اور کنسلٹنٹ سکیم کی نوعیت کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کر کے ترجیحی سکیم کا تعین کرتے تھے کیونکہ Demand Driven اور کمیونٹی 'بیسڈ' پراجیکٹ تھا، اسلئے اس میں صوبائی حلقوں میں سکیمیں برابری کی بنیاد پر تقسیم کا تصور نہیں تھا۔

(ii) پراجیکٹ ستمبر 2010 میں بند ہو چکا ہے اس لئے جاری سکیم نہیں ہے۔ منصوبہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

26 ۔ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پولیس شہداء کے بھائی یا بیٹوں کو خصوصی طور پر بھرتی کیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع اپر دیر سپیشل پولیس فورس کے کانسٹیبل ناصر خان یکم جون 2011 کو دوران ڈیوٹی شہید ہوئے تھے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کانسٹیبل ناصر خان کے بھائی کو متعلقہ ڈی پی او صاحب کی سفارش کے باوجود کیوں بھرتی نہیں کیا گیا ہے، نیز گزشتہ چار سالوں میں سپیشل پولیس فورس کے کتنے اہلکار شہید ہوئے اور کتنے شہداء کے بھائی یا بیٹوں کو نظر انداز کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) کانسٹیبل ناصر خان شہید کے بھائی سلیم خان نے بحیثیت PASI بھرتی ہونے کیلئے درخواست دی تھی مگر شہداء پیکج محکمہ پولیس صوبہ خیبر پختونخوا میں کنٹریکٹ یعنی سپیشل پولیس فورس کے ملازمین کے بچوں اور بھائیوں کو شہید کوٹہ پر بحیثیت PASI بھرتی کرنے کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے بھرتی نہیں کیا ہے، نیز گزشتہ چار سالوں کے دوران خیبر پختونخوا میں کل 43 SPOs شہید ہو چکے ہیں جن کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

اضلاع	تعداد شہداء	لواحقین کی بحیثیت کانسٹیبل بھرتی	کیفیت
پشاور	6	2	4 شہداء کے ورثاء نے بھرتی کیلئے درخواست نہیں دی ہے
تورغر	4	2	2 شہداء کے ورثاء نے بھرتی کیلئے درخواست نہیں دی ہے
سوات	18	2	16 شہداء کے ورثاء نے بھرتی کیلئے درخواست نہیں دی ہے۔
دیر لوئر	4	-	شہداء کے ورثاء میں سے کسی نے بھی

			بھرتی کیلئے درخواست نہیں دی ہے۔
شانگلہ	4	2	2 شہداء کے ورثاء بھرتی کے معیار پر پورے نہیں ہیں۔
دیراپر	5	-	شہداء کے ورثاء میں سے کسی نے بھی بھرتی کیلئے درخواست نہیں دی ہے۔
ڈی آئی خان	2 Ex-Serviceman	-	شہداء کے بیٹے کم عمری کی وجہ سے محکمہ پولیس میں بھرتی نہیں ہوئے۔

27 _ محترمہ نورسحر: کیاوزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مختلف اضلاع میں گزشتہ چار سالوں میں سپیشل پولیس فورس میں بھرتی کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی کی تعداد، ضلع وائز ریگولر ہونے والوں کی تعداد، ریگولر نہ ہونے والوں کی تعداد اور ریگولر نہ کرنے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جن اضلاع میں سپیشل پولیس فورس کی بھرتی ہوئی تھی انکی تفصیل درج ذیل ہے:

اضلاع	بھرتی شدہ	ریگولر کئے گئے	ریگولر نہیں کئے	وجوہات
پشاور	1300	-	1300	سپیشل پولیس فورس کیلئے معیار ریگولر پولیس سے کم ہے اس لئے انکو ریگولر نہیں کیا جاسکتا۔ ایسا کرنے سے کم معیار/استعداد کی بہت بڑی تعداد پولیس میں آئے گی جس سے خزانے پر بوجھ پڑے گا
چارسدہ	500	-	500	ضلع ہذا میں کانسٹیبل کی کوئی خالی اسامی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی بھرتی کی گئی ہے۔ لہذا کوئی بھی SPOs ریگولر نہیں ہو سکے۔
نوشہرہ	200	38	162	سال 2010 میں ریگولر خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں تھیں۔ جس میں سے ضلع ہذا کے دو سو SPOs نے بھی درخواستیں دی تھیں

				جن میں سے 38 امیدواروں کے کوائف پولیس میں ریگولر بھرتی کے لئے صحیح پائے گئے، لہذا بمنظوری جناب آئی جی پی صاحب خیبر پختونخوا بحوالہ انگریزی چٹھی نمبری 17671/E-11 مورخہ 15/7/12 ریکروٹ کمیٹی کی نگرانی میں SPOs 38 کو بحیثیت ریگولر کانسٹیبل بھرتی کیا۔
تورغر	300	1	299	ان پڑھ ہونے کی وجہ سے ریگولر نہیں ہوئے۔
سوات	4008	95	2928	11 جون سوات لیوی میں بھرتی ہوئے ہیں 974 جوان بوجہ غیر حاضری برخاست ہوئے ہیں اور بقایا ریگولر پولیس کے معیار پر پورے نہیں ہیں۔
دیر لوئر	1050	27	1023	ریگولر پولیس کے شرائط پر پورے نہ ہونے کی وجہ سے ریگولر نہیں ہوئے
دیر اپر	650	56	594	ریگولر پولیس کے شرائط پر پورے نہ ہونے کی وجہ سے ریگولر نہیں ہوئے۔
شانگلہ	800	40	760	ریگولر پولیس کے شرائط پر پورے نہ ہونے کی وجہ سے ریگولر نہیں ہوئے۔
بونیر	800	21	779	ریگولر پولیس کے شرائط پر پورے نہ ہونے کی وجہ سے ریگولر نہیں ہوئے۔
چترال	200	-	200	جب بھی حکم ملا تو معیار پر پورے افراد کو ریگولر کیا جائے گا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: وجیہہ الزمان خان 03-09-2012، پرنس جاوید صاحب 03-09-2012 و 04-09-2012، ثناء اللہ خان میاخیل 03-09-2012 و 04-09-2012 اور انور خان صاحب 03-09-2012 و 04-09-2012 کیلئے تو:

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his privilege motion No. 186.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ پی سی ایس سیکرٹریٹ گروپ کے جو تین بیجز تھے، ان کی Conversion کے متعلق میں نے یہاں پر ہاؤس میں موشن پیش کی تھی اور ہاؤس نے اس کو لاء ریفارمز کمیٹی کے حوالے کیا تھا اور آپ اس کمیٹی کے چیئرمین تھے اور اس کمیٹی نے Unanimously یہ Decision لیا تھا اور اس کو Approve کیا تھا۔ پھر وہ رپورٹ پراونشل اسمبلی میں آئی اور اسمبلی نے بھی اس کو Unanimously adopt کیا تھا، مطلب ہے کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی تھی۔ میں حیران ہوں کہ ابھی تک وہ جو رپورٹ لاء ریفارمز، اس کمیٹی کو تو چھوڑیں لیکن جو اسمبلی نے Unanimously adopt کی ہے اس پر عمل نہیں ہو رہا ہے تو یہ تو میری پریویلج موشن نہیں ہے جناب سپیکر؟ یہ تو اس سارے ہاؤس کا، لاء ریفارمز کمیٹی کا اور آپ کا، جس کے آپ چیئرمین تھے، اس کمیٹی کے، یہ تو ان سب کا جو ایک وہ ہے Privilege breach ہوا ہے کہ ایک Decision جو اسمبلی Unanimously ایک کمیٹی کے حوالے کرتی ہے، اس کمیٹی میں ڈیپارٹمنٹس کے لوگ ہوتے ہیں جناب سپیکر، وہ اس کو Approve کرتے ہیں Unanimously، اور پھر اب سیکرٹریٹ اس رپورٹ کو اسمبلی میں لاتا ہے اور پھر اسمبلی بھی اس کو Unanimously adopt کرتی ہے اور پھر چھ مہینے اور پانچ پانچ مہینے گزر جاتے ہیں اور اس پر کوئی عمل درآمد، اس طرف کوئی توجہ ہی نہیں دیتا جناب سپیکر، ہم تو حیران ہیں کہ ہم کدھر جائیں؟ ہمارے پاس تو اور کوئی فورم ہی نہیں ہے، ہمارے پاس تو یہی ایک فورم ہے، اگر اس کی بات کو Unanimously جناب سپیکر، مطلب یہ کہ گورنمنٹ بھی اس کے ساتھ Agree ہے، کسی منسٹر نے اس کی مخالفت نہیں کی، کسی نے بھی اسکو Oppose نہیں کیا تو Unanimously کا مطلب یہ ہو گیا کہ سارے ہاؤس نے، 124 ممبران نے اس کو Adopt کیا، Accept کیا اور ابھی تک جناب سپیکر، اس پر عمل نہیں ہو رہا ہے، تو آپ ہمیں بتائیں کہ یہ ہم کدھر جائینگے، اس کے بعد کیا ہم بھی کورٹ میں چلے جائیں جی؟! اسمبلی نے Unanimously اس کو پاس کیا ہے اور اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے، ہمیں تو سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ کیوں نہیں ہو رہا ہے جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: ایک پریویلج موشن 'موو' توکریں۔

جناب عبدالاکبر خان: تو سر، میں نے یہ 'موو' کی کہ This is breach، تو Breach ہے اور اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: پہلے گورنمنٹ سے سن لیتے ہیں نا، تو پھر اس پر اگر آگے آپ مطمئن نہیں۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): اس میں ایسا ہے سر کہ ریکویسٹ تو یہی ہو گی کہ فی الحال Press نہ کریں، یہ سمری اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بنا کر چیف منسٹر صاحب کو بھجوادی ہے اور میرے خیال میں چند دنوں کی بات ہے، ان شاء اللہ یہ ہو جائیگا۔ تو یہ مہربانی کرکے Press نہ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں بس اس کو میں فائل کروں، ختم کروں؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ چونکہ چیف منسٹر کے پاس سمری گئی ہے Approval کیلئے تو اس وقت تک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو ہو گیا نا، مطلب یہ ہے کہ ہو گئی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

جناب سپیکر: ایکشن لیا گیا ہے، Not pressed لیکن پھر ہاؤس کو Inform کرینگے نا کہ یہ جو بھی گورنمنٹ سے وہ ہو جائے تو اسمبلی کو Inform کیا جائے۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Israrullah Khan Gandapur, to please move his adjournment motion No. 327 in the House. Israrullah Khan, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ ضلع ڈیرہ کے ایک قانونگو کو اپنے ایک سال کے Tenure سے پہلے محض اس بنیاد پر تبدیل کیا گیا کہ بعض بااثر افراد اس کے ذریعے سرکاری زمین جو کہ تقریباً 3400 کنال پر مشتمل ہے، کی الاٹمنٹ ایک ایسے عدالتی فیصلے کی بنیاد پر کروانا چاہتے ہیں جس کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں اور جس سول جج کے نام سے فیصلہ منسوب ہے، اس کے متعلق سننے میں یہ آیا ہے کہ انہوں نے ڈی آئی خان سرکٹ ہاؤس میں خود کشی کر لی ہے۔ اس واقعے سے قانونگو کو نشانہ بنا کر حکومت کی نہ صرف بد نامی ہو رہی ہے بلکہ کابینہ کے فیصلے کی بھی خلاف ورزی ہو رہی ہے کہ محکمہ مال میں کم از کم تعیناتی ایک سال ہو۔ مختصر بات کے بعد مناسب حل تجویز کیا جائے۔

سر، اس میں میری گزارش یہ ہو گی کہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اور اس کی روئیداد کے Documented proofs میرے پاس موجود ہیں۔ چند دن پہلے جب اجلاس تھا تو منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی میں لایا تھا اور اس کو باقاعدہ کلکٹر نے یہ لکھ کے دیا ہے کہ آپ کا Tenure مکمل نہیں ہے لیکن ہمیں اوپر سے منسٹر صاحب کی طرف سے چونکہ کہا گیا ہے تو ہم آپ کو تبدیل کرتے ہیں۔ میں نے منسٹر صاحب سے یہ کہا تھا کہ اس چیز پر اگر ہاؤس میں بات کروں تو اس میں قسم قسم کی قیاس آرائیاں ہوں گی تو آپ مہربانی کر کے اس کو اپنے لیول پہ دیکھ لیں کہ اس میں کیا مسئلہ ہے؟ لیکن باوجود اس کے کہ منسٹر صاحب نے مجھے یہاں یقین دہانی کرا دی، اس کے بعد میں نے کئی بار کوشش کی لیکن ان سے رابطہ نہیں ہوا۔ مسئلہ سر، یہاں پہ ایک قانونگو کی تبدیلی کا نہیں ہے، مسئلہ سر یہ ہے کہ ایک سٹیٹ لینڈ کے متعلق اس قانونگو کو کہا گیا کہ آپ جناب ایسا کریں کہ یہ عدالتی فیصلہ ہے اور اس پہ سنٹرل گورنمنٹ کی جو زمین ہے، آپ فلاں شخص کو انتقال کر دیں۔ اس نے کہا کہ جس موضع یا جو میرا حلقہ ہے، اس کے تحت تو یہ اتنی سٹیٹ لینڈ میرے پاس Available نہیں ہے اور دوسرا یہ جو فیصلہ آیا ہے، اگر اس کا کوئی عدالتی ریکارڈ Bailiff کے ذریعے یا کوئی پراسیس کے ذریعے مجھ تک پہنچے، پھر بھی ایک بات ہے، میں دیکھوں گا یا تحصیلدار تک ایک رپورٹ بھیجونگا لیکن اس کو کہا گیا کہ اگر آپ یہ نہیں کریں گے تو ہم آپ کو ہٹا دیں گے۔ تو سر، بات یہ ہے کہ اگر اس قسم کے سکینڈلز آئیں، 3400 کنال ڈی آئی خان جیسی زرخیز زمین جہاں پہ ہو، جہاں پہ نہری نظام بھی کافی اچھا ہے تو میری سر یہ گزارش ہو گی کہ اگر آپ مناسب سمجھیں، اس کو کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں، آپ مناسب سمجھیں، اس کو اپنے چیمبر میں حل کرتے ہیں کیونکہ سر، یہ ایک مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ازالہ ہونا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے گورنمنٹ سے سن لیتے ہیں نا، تو ابھی ریونیو منسٹر کہاں ہے وہ؟

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> مجھے تو کوئی انسٹرکشنز نہیں ہیں جی، تو میرے خیال میں اس کو اگر پینڈنگ چھوڑ دیں، ریونیو منسٹر صاحب آ جائیں تو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں اس کو پینڈنگ رکھ لیتے ہیں یا چیمبر میں بلاتے ہیں، کل ادھر ایشو Resolve کرتے ہیں ۔۔۔۔۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر، میری گزارش یہ ہو گی کہ اگر آپ ان کو چیمبر میں بلالیں، کل میں آپ تک وہ تمام ان کے Documented proofs بھی لے آؤں گا اور اس عملے کو بھی لے آؤں گا۔

جناب سپیکر: یہ آنریبل منسٹر صاحب کو Inform کریں کہ وہ کل کے اجلاس میں ضرور آئیں تاکہ یہ مسئلہ ختم ہو جائے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تب تک سر، اس کو پھر پینڈنگ رکھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: کل تک پینڈنگ کر لیتے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ٹھیک ہے، OKay۔

جناب سپیکر: کل چیمبر میں آ جائیں گے، آپ کی تسلی کرا لیں گے، جو بھی ہے۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Right, thank you. Okay Sir.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Ji, 'Call Attention Notices': Zubiada Ihsan Sahiba, to please move her call attention notice No. 738.

محترمہ زبیدہ احسان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب، دا هغه ورځ هم په فلور باندې راغلے وو زما دا توجه دلاؤ نوټس، خو منسټر صاحب نه وو۔ اصل خبره دا ده چې لیډی ریډنګ هسپتال ټولو ته معلومه ده چې دا د دې صوبې ټولو نه لوئے هاسپټل دے او جی دلته کښې د فیمیل ډاکټرز یعنی هاؤس آفیسرز چې کوم وی، هغه 'فل' ټائم هلته ډیوټی کوی او سر ټی ایم اوز چې کوم وی، تقریباً اړتالیس ګهنټې یا باون ګهنټې هغوی ډیوټی-----

جناب سپیکر: پہلے یہ آپ پڑھیں 'موو' کریں، پھر اس کے بعد اس پہ بات کریں جی۔

محترمہ زبیدہ احسان: میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں فیمیل ڈاکٹرز کیلئے علیحدہ ہاسٹل کا فی الفور انتظام کیا جائے کیونکہ ہاؤس آفیسرز اور فیمیل ڈاکٹرز کیلئے ہاسٹل نہیں ہے اور معلوم ہوا ہے کہ جو میڈیکل کالج بن رہا ہے تو اس کیلئے بھی ہاسٹل کی ضرورت ہو گی، اس لئے پہلے جن لوگوں نے اتنے سالوں سے تکلیف اٹھائی ہے، ان کا مسئلہ حل کیا جائے اور Existing Hostel کیلئے Overhead bridge تعمیر کیا جائے کیونکہ 'ملک سعد فلائی اوور' کی وجہ سے اس کی اشد ضرورت ہے۔

سپیکر صاحب، هلته کښې دا چې کوم Existing Hostel دے، هغه خو داسې دے چې یو کمره کښې 'میل' وی او بله کښې 'فیمیل' وی نو 'میل' یا خو ډاکټر وی یا نه، یا د هغوی فیملی یا د هغوی څه ملګری ناست وی نو هغه زنانه

بالکل بهر نشی راوتلې، هغوی چې څنګه هاسټل ته راشی کمره بند کړی۔ یو خو 'فل' ټائم هغوی لکه په بند ور نشی کښیناستې او بله خبره دا ده چې هغه داسې اوده وی که تاسو د هغوی حالت اوکتو، که یو کميټی جوړه کړئ او د هغوی حالت وګورئ نو هغې ته هاسټل وئیل هم نشی کیدے۔ یعنی هغه داسې بوسیده حالت کښې دے، د هغې نه اوبه نه اوځی، بالکل شین دے، هغې کښې چې اوبه ولاړې وی، یو کمره کښې جینکئ وی نو بله کښې 'میل' ډاکټرز وی او بله خبره دا چې دا ډاکټران چې کوم وی، دومره ګهنټې ډیوټی کوی نو هغوی ته خو د آرام ضرورت وی نو هلته د هغوی داسې کښې آرام نه کیږی۔

جناب سپیکر: Environment هلته کښې مطلب ستاسو په خیال ټهیک نه وی؟

محترمہ زبیدہ احسان: نه جی، هغوی له ځان له د هاسټل ضرورت دے۔

جناب سپیکر: ودریږه نن له خیره سره وزیر صاحب راغلے دے جی، لږ به دوئ واؤرو کنه۔

محترمہ زبیدہ احسان: نو وزیر صاحب راغلے دے نو مونږ به دا فائده هم واخلو چې دوئ ته، ما مخکښې هم منسټر صاحب ته وئیلې وو چې هلته کښې د ګائنی چې کوم وارډز دی نو په هغې یو یو بیډ باندې څلور، مخکښې یو کوئسچن هم په دې راغلے وو چې په یو بیډ باندې څلور څلور مریضانې پرې پرتې وی، نو هغه خو دغه یو دوائیانې ورته په کټ کښې په لفافو کښې پرتې وی نو اکثر هغه دوائیانې ګډې وډې شی، هغې کښې هم مسئله جوړه شی، هغه چېنونه ئے هم ګډ وډ شی، هغې کښې هم مسئله جوړه شی او بله خبره دا ده چې ما منسټر ته اووئیل که تاسو داسې چې کوم نوے بلډنګ جوړیږی، هغې کښې د د ګائنی وارډ وی او د ګائنی د بیډز زیات کړی ځکه چې بیډز اوس هم کم دی۔ تاسو یقین وکړئ چې زنانه په فرشونو باندې پکښې پرتې وی۔ څلور څلور په بیډز وی، نورې په فرشونو پرتې وی-----

جناب سپیکر: وہ تو آپ کی بات بالکل صحیح ہے، کیونکہ یہ بازاروں میں دیکھتے ہیں تو پتہ چل رہا ہے کہ ہماری Growth of population کتنی تیز ہے اور بڑا ہا سپٹل ہے، منسٹر صاحب سے سن لیں۔

محترمہ زبیدہ احسان: نہ جی، هغه خو بيله مسئله ده، هغه بيله مسئله ده خو مسئله دا ده چې کوم يو ناجوړه شي نو هغوی ته خو پکار وی چې هغوی ته خو بيډ ملاؤ شي کنه۔

جناب سپیکر: ودريږه جی، وزير صاحب ته ګورو نو بيا۔۔۔۔۔

محترمہ زبیدہ احسان: او جی، وزير صاحب ته جی، فائده به دې نه واخلو۔

Mr. Speaker: Yes ji. Honourable Minister for Health ji, please.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ ان کی بات بالکل بجا ہے کہ وہاں پہ فیمیل علیحدہ ہاسٹل نہیں ہے، ٹی ایم اوز کا ہاسٹل ہے۔ ہم نے لیڈی ڈاکٹرز کو وہاں پہ Accommodate کیا ہوا ہے۔ سب سے بڑی وجہ اور جو پرابلم ہے وہاں پہ، وہ Space کا ہے اور اس وقت انہوں نے ایک دوسری بات بھی کی گائنی کے حوالے سے، تو اس وقت لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل میں ایک میڈیکل اینڈ الائیڈ بلاک بن رہا ہے جو گیارہ منزلہ بلڈنگ ہے اور اس میں تقریباً ساڑھے چھ سو سے لیکر سات سو بیڈز کی Capacity ہو گی تو اس کے بنانے کی 'بیسک' وجہ یہ تھی کہ اب لیڈی ریڈنگ پہ 'ڈیلی' اوپی ڈی جو ہے تو آٹھ سے نو ہزار لوگ آتے ہیں جو کہ اوپی ڈی میں جاتے ہیں اور اسی طریقے سے ہر وارڈ کے اوپر کافی 'رش ہے، تو ہم یہ بلاک جب بنائیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نو ہزار per day؟

وزیر صحت: نو ہزار Per day OPD ہے، یہ اس کی اوپی ڈی ہے، آٹھ سے نو ہزار 'ڈیلی' لوگ وہاں پہ صرف اوپی ڈی میں آتے ہیں تو اس سلسلے میں ہم جب یہ بلڈنگ، اب یہ منصوبہ ہے، اس پہ ٹائم تو لگے گا، اس پہ کام شروع ہو چکا ہے اور یہ جتنی بھی 'سنگل سٹوری' بلڈنگز ہیں، وہاں پہ رہ گئی ہیں، میڈیکل اے وارڈ ہے، میڈیکل بی وارڈ ہے، سی وارڈ ہے، ڈی وارڈ ہے، جتنی 'سنگل سٹوری' بلڈنگز ہیں، ہم نے ان کو Demolish کرنا ہے اور اپنے لئے Space پیدا کرنا ہے اور یہ بلڈنگ جو اس وقت بن رہی ہے میڈیکل اینڈ الائیڈ بلاک، یہ چودہ کنال کے اوپر بن رہی ہے، پوری کی پوری چودہ کنال بلڈنگ ہو گی اور یہ Eleven storied ہو گی اور اس میں یہ تمام جو مسائل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کس پراسیس میں ہے جی؟

وزیر صحت: اس پہ کام شروع ہو چکا ہے، یہ دوسری چھت پہ پہنچ چکے ہیں، ساری ٹینڈرنگ مینڈرنگ، سب کچھ ہو چکا ہے، کام ہو رہا ہے۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے اس پہ کام ہو رہا ہے، دو تین سال لگیں گے، دو تین

سال ضرور لگیں گے جی اور یہ انہوں نے بالکل ٹھیک کہا کہ اب بیڈز اگر پچاس ہیں اور مریض دو سو ہیں تو ہمارے پاس توان کو اور Accommodate کرنے کی جگہ نہیں ہے، ساتھ ہی ساتھ ادھر ایڈیشنل بیڈز ڈال دیتے ہیں کیونکہ کسی کو ہم Refuse نہیں کر سکتے کہ کوئی آ جائے اور ہم اس کو کہیں کہ ہمارے پاس جگہ نہیں ہے۔ میری یہ انسٹرکشنز ہیں کہ جو بھی آئے کیونکہ اس کو پھر ہم کہاں ریفر کریں گے؟ وہ تو Already refer ہو کے لیڈی ریڈنگ آ چکا ہے، تو لہذا اس میں ٹائم لگے گا اور یہ جہاں تک ہاسپٹل کا تعلق ہے، جب تک ہمارے پاس Spaces available نہیں ہوتیں، اس وقت، No doubt کہ اس وقت۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، 'میل' کو علیحدہ فلور پہ رکھا ہوا ہے؟

<u>وزیر صحت</u>: وہ علیحدہ رکھا ہوا ہے، ان کو علیحدہ رکھا ہوا ہے لیکن انہوں نے کہا کہ ٹی ایم اوز کا ہاسٹل نہیں ہے، ٹی ایم اوز ہاسٹل ہے اور انہوں نے 'ملک سعد فلائی اوور' کی بات کی تو مجھے اس بات کی سمجھ نہیں کہ 'ملک سعد فلائی اوور' کے ساتھ اس ڈاکٹر ہاسٹل کا کیا تعلق ہے؟ وہ تو Altogether ایک Different جگہ سے گزر رہا ہے، اس کے ساتھ اس کا As such کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو اب میری ایک بات سمجھ میں نہیں آئی لیکن یہ ہے کہ ہم نے لیڈیز کو بالکل ٹی ایم اوز ہاسٹل میں رکھا ہوا ہے اور اس میں ایک فلور پہ لیڈیز ہیں۔ اس میں بعض اوقات ایسا پرابلم آ جاتا ہے کہ لیڈی ڈاکٹرز کو، ایم او کو کمرہ چاہیئے ہوتا ہے تو بجائے اس کے کہ اس کو ہم کہیں کہ ہمارے پاس کمرہ ہی نہیں ہے، جاؤ، تو ہم ان سے 'چوائس' لے لیتے ہیں کہ اگر آپ یہاں پہ رہنا چاہیں تو ان کی مرضی، اگر نہیں رہنا چاہیں تو پھر وہ ہم ان سے چوائس لیکر اس کے مطابق کام کرتے ہیں تو یہ جگہ کی Existence کا پرابلم ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، میں ان کی بات سے Agree کرتا ہوں لیکن ہمارے پاس Space کی Validity نہیں ہے۔ جب تک یہ ہماری یہ 'مین' بلڈنگ بن نہیں جاتی اور یہ باقی جو Single storied structures ہیں، وہ Demolish نہیں ہو جاتے، اس وقت تک یہ پرابلم رہے گا اور لوگوں کو گزارہ کرنا پڑے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ تو ٹھیک ہے لیکن اتنی بڑی او پی ڈی اور اتنا 'ہیوی' رش اور پھر گائنی کا خاص کر لیڈیز کا مسئلہ بہت Painful مرحلہ، اگر چار چار Patients ایک بیڈ پہ ہوں تو۔۔۔۔۔

وزیر صحت: نہیں چار Patients تو نہیں ہو سکتے ایک پہ، یہ تو خیر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ چار خواتین ایک بیڈ پہ ہوں۔ وہ کس طریقے سے ایسے لیٹیں تب بھی نہیں آتیں، ایسے لیٹیں تب بھی نہیں آتیں، کیسے آئیں گی؟ یہ تو میری عقل سے-----

جناب سپیکر: بی بی! یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں کہ چار، وہ تو کہتے ہیں ایک بیڈ پہ آ بھی نہیں سکتیں؟

وزیر صحت: دو شاید آ جائیں تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن چار تو میرا خیال ہے، یہ ادھر ابھی چار بیٹھی ہوئی ہیں، چار ایک بیڈ پہ لٹا کے دکھا دیں تو میں مان لوں گا۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر،

جناب سپیکر: میاں صاحب! ودریرہ دا بی بی لږه Satisfy شی، هغه ډیره موده پس پاڅیدلې ده۔جی۔

محترمہ زبیدہ احسان: 'مارننگ' کښې نه، زه ورته وایم چې ناساپه 'ایوننگ' کښې د لاړ شی، 'ایوننگ' کښې د ناساپه لاړ شی، اول نه اعلان مه کوئ چې زه به راځم، تاسو به اووینئ چې د هسپتال حالت څنګه دے چې هغې کښې چې کوم دا مریضان په کوم حالت کښې پراته وی؟ هغه ما ته څکه پته ده چې ماته اندرون پکښې زما به څوک وی نو زه خبر داره یم کنه، هسې خو ماته څه الهام خو به نه وی شوے خو څلور څلوریو بیډ باندې پرتې وی او Even په فرش باندې هم پکښې پرتې وی------

جناب سپیکر: جی شاہ صاحب۔

وزیر صحت: میں وقتاً فوقتاً ان کو بغیر بتائے کہ میں آ رہا ہوں، میں ضرور جاتا ہوں۔ میں ان سے Agree کرتا ہوں، میں ان سے Agree کرتا ہوں لیکن اب ہمارے پاس جو Space ہے، جتنے بیڈز ہیں اس کے اندر ایڈیشنل بیڈز ڈالتے ہیں، وہی ہم اسی چیز سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کا واحد ابھی علاج ہے کہ آپ کے بھی علم میں ہے کہ ہم ایک ہاسپٹل جو شروع کرنے جا رہے ہیں، ادھر رنگ روڈ کے اوپر، جس کا نام بینظیر شہید ہاسپٹل ہے تو جب تک پشاور میں ایک اور ہاسپٹل، بڑا ہاسپٹل جو پانچ سو سے ہزار بیڈز کا حامل نہیں ہو گا تو اس وقت تک لیڈی ریڈنگ پہ ایسا ہی رش رہے گا اور جو 'فیسیلٹیز' جتنی، دیکھیں کہیں بھی آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو سب سے پہلے لوگ لیڈی ریڈنگ پہنچتے ہیں، تو لیڈی ریڈنگ پہ لوگوں کا ایک اعتماد ہے اور وہ جب وہاں پہ آتے ہیں تو وہ Expect کرتے ہیں، اب لیڈی ریڈنگ والے اس

کو کہاں بھیجیں؟ وہ تو بڑی مشکل سے ان کے پاس آئے ہیں تو لہذا یہ تکلیفات موجود ہیں، اس کا واحد حل ہے کہ جو ہمارے اس پشاور میں ایک بڑا ہاسپٹل بنے گا تو یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب، وہ تو ضروری ہے کہ دوسرا بھی بن جائے، تیسرا بھی بن جائے لیکن ابھی Existing جو یہ لیڈیز اور گائنی کا میں نے خود بھی یہ سنا ہے کہ اس کا برا حشر ہے، اور کیا آپ کے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا کیا ذہن میں ہے؟ کیونکہ نیا ہاسپٹل بھی پانچ سال لے گا، آپ کی یہ بلڈنگ پچاس سٹوری والی۔

وزیر صحت: اس کا ایک حل یہ ہم نے بنوایا ہے، جو "مولوی جی ویمن اینڈ چلڈرن ہاسپٹل"، اس کو ہم چاہتے ہیں کہ 24 hours چلے، ابھی اس وقت وہ 24 hours نہیں چل رہا تو جب یہ چلے گا، چل رہا ہے لیکن ابھی وہ لیٹ ٹائم سروسز دے رہا ہے شام کو، تو اس کو میرے علم میں، ڈیپارٹمنٹ نے اس میں یہ کیا ہے کہ اس کو، اس کے 'انڈر' کر دیتے ہیں لیڈی ریڈنگ کے کہ اگر یہاں پہ رش ہو تو یہاں پہ ریفر ہوں، وہاں پہ پروفیسرز اور یہ جو باقی سٹاف ہے، وہ موجود ہوں۔ یہ بھی دو سو بیس 'بیڈڈ' ہاسپٹل ہے تو یہ اس تکلیف کو کم کرنے میں لیکن وہ ہم مراحل میں اس کو لیڈی ریڈنگ کے ماتحت ہاسپٹل بنانا چاہتے ہیں کہ یہ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: تو ادھر سے کچھ اچھے ڈاکٹرز ادھر بھیج دیں تاکہ ادھر Rush divert ہو جائے۔

وزیر صحت: نہیں جب یہ اس کا Constituent College ہو جائے گا تو Automatically جو پروفیسرز ہیں، ایسوسی ایٹ پروفیسرز ہیں، اسسٹنٹ پروفیسرز ہیں، وہاں پہ وزٹ کریں گے اور اس سے وہ کم از کم یہ جو اس وقت کا پرابلم ہے، وہ ہم اس طرح Sort out کر سکیں گے اور اسی کی بنیاد پہ اس ہسپتال کو بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی بی بی؟ مائیک آن کریں بی بی کا۔

محترمہ زبیدہ احسان: جی ما یو قرارداد ورکړے وو چې د ګائنی د پاره ځان له آئی سی یو پکار دے ځکه چې آئی سی یو کښې بیډز ډیر کم دی نو چې کله د ګائنی هلته کښې څه بیډ خالی وی نو چې هغې له ګائنی مریض هغلته تلے شی او چې هلته بیډ خالی نه وی نو ګائنی مریض غریب هم داسې پروت وی نو په دېکښې اکثر هسې هم زنانه هلته راولی هسپتال ته چې هغه به څه اخرنئ سلګئ وهی نو چې آئی سی یو کښې هم بیا ځائې نه وی نو هغه خو بیخی نشی بچ کیدے نو آئی

سی یو د پاره ما مخې ته راغلودا په فلور باندې په ریکارډ به پروت وی چې ما ورکړے وو چې منسټر صاحب وئیل چې فنډ نشته نو که د هغوی د پاره ځان له یو آئی سی یو، یو څو بیډز ځان له جوړ کړی، د یو څلور بیډو ډیر نه، ځکه چې هلته کبنې په آئی سی یو کبنې بیډونه د مخکبنې نه کم دی نو چې د ګائنی مریض د پاره بیا ځائې نه وی نو هغوی د اسې خرابې شی۔

جناب سپیکر: دا خو پکښې بله یو ایشو هم راغله خو دوې سره به خدائے خبر د دې انفارمیشن وی که نه به وی؟

جناب ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): زه به ورکړم، جواب به ورکړم۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر صحت: داسې ده د دوئ خبره چې ده، دا ټهیک ده خو ستاسو په علم کښې ده چې مونږ یو نوے ایمرجنسی لائف سیونګ سنټر جوړوؤ لګیا یو او ان شاء اللّٰہ End of December هغه Operational به شی۔ چې کوم Existing building دے چې په کوم ځائے A & E دے، دې وخت کښې نو په هغې کښېSpace به مونږ ته پیدا شی نو مونږ Already plan کړے دے ولې چې د دې آئی سی یو ډیر ضروری دے او دا هم مناسب نه ده چې مونږ سره هلته کښې یو آئی سی یو چې کوم ځائے کښې بنځې هم پکښې وی او خلق هم پکښې وی نو د هغې د پاره مونږ دا سوچ کړے دے چې دې له مونږ بل آئی سی یو لیډیز د پاره چې کم از کم Minimum six beds ICU وی چې که څه پرابلم وی نو هلته هغه Handle کولے شی خو دا به جنوری، فروری کښې Possible وی په Coming year کښې۔

جناب سپیکر: دا ایمرجنسی بلډنګ بنایئ تاسو، کیجولټی؟

وزیر صحت: هغه به Operational شی کنه جی۔

جناب سپیکر: دا خو دوئ یو شپږ ځله ماته اووئیل چې بس دې مخکښې میاشت کښې دوه کښېOperate کوؤ ئے۔

وزیر صحت: هغه به تاسو ته بل چا وئیلی وی ما خو نه دی وئیلی۔

جناب سپیکر: ستاسو هیلتھ سیکرټری ولاړ وو، دغه ولاړ وو، زه هغه وخت کښې ایکټنګ ګورنر وومه، هلته ئے ماته بریفنګ راکړے دے۔

وزیر صحت: هغه اوس چې تاسو د هر چا نه تپوس کوئ نو هغه بل شان جواب به ورکوی۔

جناب سپیکر: سیکرټری هیلتھ وو جی۔

وزیر صحت: بس زه نشم وئیلے، زه خو اوس بحیثیت، په دې فلور باندې دا وایم چې By end of this month هغه به Functional شی او دا چې کوم Facilities دی، دا به مونږ هغه بلډنګ ته شفټ کوؤ چې کوم ځائې کښې دې وخت کښې Existing A & E دے۔ ایمرجنسی سنټر دے نو هلته مونږ سره Space به پیدا شی نو دلته کښې به هم آئی سی یو هم شروع شی۔

جناب سپیکر: بی بی، نور ټائم به په دې نه اخلو، ستاسو که څه وی نو بیا چیمبر کښې کښېنئ ورسره په ټی بریک کښې، کال اټینشن نوټس باندې بس دومره کیدے شی چې دا څه جواب هغوی درکړو او دا هم زیات شو نو که نوره څه خبره وی نو په ټی بریک کښې چیمبر ته راشئ۔ دا جعفر شاه صاحب خو ډیر تکړه چیئرمین وو خو زما خیال دے د هغوی نه هم پاتې شوه، هغوی به هم درسره کښېنی او څه خبره جوړه کړئ جی۔ ملک بادشاه صالح صاحب، کال اټینشن نوټس نمبر 744۔

جناب بادشاہ صالح: *بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پچھلے بدترین سیلاب کی وجہ سے حلقہ PK-92 ضلع دیر بالا میں اکثر پل سیلاب کی نذر ہو گئے تھے لیکن ان پلوں میں کئی پلوں کے علاوہ ابھی تک کسی ایک پر بھی کام شروع نہیں ہو سکا اور عوام کو زبردست مشکلات کا سامنا ہے۔ لہذا حکومت وقت سے اپیل کی جاتی ہے کہ ان پلوں پر Priority basis پر کام شروع کیا جائے جس کی لسٹ محکمہ کے پاس موجود ہے۔*

جناب سپیکر صاحب، کوم هغه شدید بد ترین سیلاب چې راغلے وو، دې زما په حلقه کښې ایک سو چار پلونه ئے وړی وو، په دیکښې څوراسی غټ پلونه وو او دا نور واړه واړه د کلو پلونه وو۔ په دیکښې یو غټ پل وو، هغه خو آرمی، د وسپنې پل وو په 'مین' روډ وو، هغه هغوی کھلاؤ کړو، جوړ ئے کړو په دوه کالو کښې، په دیکښې بیا په بازئی کونسل دوه پلونو باندې او یو په پاتره

کونسل کښې چې په هغې باندې کار شروع دے ، باقي پلونه خو ، خلقو ته او قوم ته ډیر مشکلات دی چې ډیر ، د یو پل د وجې نه د ګرمیانو په موسم کښې ډیر د لرې فاصلې طے کوی او هلته راځی او په هغه ځائے باندې پوریوځی ، په ژمی کښې خو مونږ څه کوشش وکړو ، څه پروګرام جوړ شی خو په ګرمئ کښې ډیر زیات مشکلات سره هغوی مخامخ وی۔ حکومت ته زه درخواست کومه چې یره دغه وکړی او په دیکښې څه دغه ، څه ډیر ضروری پلونه چې هغه په تهرډ فیز ، بیا ورته وائې چې یره فرسټ فیز وو ، یو سیکنډ او یو تهرډ وو ، پلونه زمونږ ټول چې کوم وو ، هغه په تهرډ فیز کښې د محکمې سره شته دے او په هغې کښې شامل دی جی ، نو که په دغه باندې په څه پلونو باندې ، که په ټولو نه شی په څه باندې یا د بنیادونو Abutment چې کوم دے چې د دې پیسې ورکړے شی نو باقی مونږ قوم به چنده کوؤ ، مونږ به دا پلونه جوړ کړو۔ د دې د پاره به څومره پیسې لګی ، لرګے لګی ، هغه به مونږ Provide کړو۔

جناب سپیکر: ودریږه چې د ګورنمنټ نه واؤرو کنه جی ، چې هغوی څه وائی؟ جی آنریبل لاء منسټر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): بادشاه صالح صاحب ته زه دا تسلی ورکومه جی چې د دوئ څومره پلونه چې کوم دی ، هغه تهرډ کیټګری کښې ټول نه دی ، فرسټ او سیکنډ چې کوم کیټګریز دی ، په کوم باندې کار تقریباً مکمل کیدو والا دے ، هغه نومونه به زه واخلم دوئ ته ، په ریکارډ باندې د چیک کړی۔ دې وخت کښې آر سی سی یو پل دے د پتراک ، هغې باندې کار روان دے ، آرسی سی پل دے تهل ، په هغې باندې کار روان دے ، 'سسپنشن' پل پنګلاس ، نه بنګاس دے که څه شے دے ؟ 'سسپنشن' پل سندری ، دې باندې کار روان دے ، سټیل پل ډهوک دره ، په هغې باندی کار مکمل شوے دے ، سټیل پل بمقام شومئ باټل ، ورک آرډر په هغې کښې ایشو شوے دے ، آر سی سی پل ناشنا مل ، ډیزائننګ باندې کار روان دے نو داسې اووه اته پلونه چې کوم دی ، دا اولنی څلور پینځه خو بالکل فائنل سټیجز کښې دی ، دا دوه باندې اوس لکه هغه Initial stages کښې دی نو د دوئ خو تقریباً ټول پلونه فرسټ او سیکنډ کیټګری او تهرډ کیټګری خو هغه دی چې لکه یو ځائے نه دے ټوله صوبه ده ، Differently

category wise روان دی نو څه به ښکنکال اوشی او څه به بل کال له ان شاء الله اوشی او باقی ډیپارټمنټ والا هم ناست دی چې څه قسم Satisfaction دوئ وائی نو هغه شان به ورسره خبره وکړی۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آنریبل بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! تهینک یو ویری مچ جی۔ سپیکر صاحب، دا نن هیلتهـ منسټر صاحب مهربانی کړې ده تشریف ئے یې راوړلے دے۔ سپیکر صاحب، زه هغه بله ورځ تلے ووم، دا چې کوم متنو کښې بلاسټ شوے وو۔۔۔۔

ملک بادشاہ صالح: په دې مونږ کال اټینشن راوستے دے۔

سینئر وزیر (بلدیات): کال اټینشن راغلے دے، ښه ښه جی، بس دوئ کال اټینشن باندې به خبره وکړی، هم دا خبره وه۔

جناب سپیکر: جی بیا بادشاه صالح صاحب! جواب خو ټهیک ملاؤ شو که څه وو نو بیا تاسو ورسره دغه کښې کښینئ۔ Saqibullah Khan, Saqibullah Khan, not present, it lapses. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, not present, it lapses. Hafiz Akhtar Ali Sahib, not present, it lapses. Mehar Sultana Sahiba, ji Bibi.

محترمہ مہر سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تھینک یو، جناب سپیکر،۔۔۔۔

Mr. Speaker: Call Attention Notice No. 751, please.

محترمہ مہر سلطانہ: جی۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ گاؤں لتمبر ضلع کرک میں آبنوشی ٹیوب ویلز موجود ہیں اور تین مہینوں سے کام نہیں کر رہے اور لوگ پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں، ہزاروں لوگ اور خصوصاً عورتیں دور دور سے پانی لانے پر مجبور ہیں، بارہ سو روپے فی ٹینکی پانی خرید رہے ہیں، اس وجہ سے عوام سخت تکلیف سے دوچار ہیں اور ان میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر، یہ کال اٹینشن میں پہلے سیشن میں بھی لے کر آئی تھی، اس وقت ابھی رمضان بھی شروع نہیں ہوا تھا اور گرمی کافی شدید آنے والی تھی۔ سر، یہ ٹیوب ویل تین ماہ سے خراب ہے اور اس کے علاوہ بھی مختلف جگہوں پر ٹیوب ویلز جو ہیں، وہ کام نہیں کر رہے ہیں اور اس میں سر میں نے مختلف بار محکمے

کو اس کی نشاندہی بھی کی ہے اور اس کے اوپر تھوڑا بہت کام ہوا بھی ہے، اس لئے کل بھی بتایا گیا کہ اس پر کام ہو رہا ہے، اس کو ٹھیک کیا جارہا ہے لیکن سر وہاں پر چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ کرک میں Already پانی کا بہت مسئلہ ہے اور پانی نہیں ہوتا لوگوں کے پاس، Even بعض ایسی سیچویشن آتی ہے کہ وضو یا پینے کیلئے بھی پانی کا بڑا مسئلہ ہوتا ہے سر، تو ایسی حالت میں لوگ کافی دشوار گزار وقت گزارتے ہیں سر اور وہاں پر ہمیں کوئی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ وہاں پر جو مشینری لگی ہوئی ہے، وہ وولٹیج کی وجہ سے کام نہیں کر رہی، ٹیوب ویلز میں جو ہے، تو سر میری گزارش ہے کہ اس کیلئے اگر ایسی کوئی مشینری جو چائنا کی ہو، منگوائیں، اس طرح کی مشینری کہ اس کی وجہ سے وہ ٹیوب ویلز کام کرنا شروع کر دیں کیونکہ لوگوں کو پانی کا شدید مسئلہ ہے اور سر پانی کے بغیر آپ کو پتہ ہے کہ زندگی گزارنا شدید مشکل ہے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: گورنمنٹ سے سنتے ہیں ناجی۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: زه د دوئ شکریه ادا کومه چې دوئ د خپلې علاقې مسئلې را اوچتې کړې خو دا سې ده چې دا خو د وولټیج پرابلم دے، 'بیسک' پرابلم د وولټیج دے او وولټیج خو داسې پرابلم دے چې هغه خو دې وخت کښې په ټول ملک کښې دے او Specially په رورل ایریاز کښې دے او بیا دا واپډې سره Related دے، دا مشینری چې کومه ده په دغه مطلب دا دے Less than hundred هلته وولټیج دے، په هغې باندې خو دا چلیږی نه، چې کله وولټیج لږ ښه شی بیا کار کوی Other wise نه کوی۔ نو زما په خیال که دوئ پیسکو وغیره د هغوی سره څه خبره اتره کوی، بله خبره په دیکښې دا ده چې 'گرډز' هم جی Overall تاسو وګورئ ټول Overloaded دی نو ټول نظام داسې دغه دے، دا داسې مسئله ده چې دې وخت کښې لکه د پی ایچ اے سره به د دې څه حل نه وو لکه د وولټیج۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا Less than hundred وولټیج روان دے؟

<u>وزیر قانون</u>: وولټیج ډیر زیات کم روان دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: په ریګولیټر هم نه شی را اوچتیدے خو میاں صاحب یو خبره کړې وه د 'سولر' سسټم۔ جی میاں نثار گل صاحب، د 'سولر' سسټم تاسو خبره کړې وه، هغه څه شے وو؟

میاں نثار گل کا کاخیل (وزیر جیلخانہ جات): شکریہ، جناب سپیکر۔ جس طرح لاء منسٹر نے جواب دیا، بالکل یہ صحیح بات ہے کہ کرک، پورے ضلع کرک میں تقریباً لاکھ آبادی ہے اور اس میں ایک ہی گرڈ سٹیشن ہے جو کہ بہت پرانا 1974 میں بنا تھا لیکن سر ابھی بد قسمتی یہ ہے کہ ہمارے دو گرڈ سٹیشن منظور ہو گئے ہیں، صفدر آباد میں گرڈ سٹیشن پر تقریباً 80 پرسنٹ کام ہو چکا ہے اور میں بار بار چیف منسٹر صاحب کے پاس جاتا ہوں کہ خدا کیلئے ٹرانسمشن لائن پر کام تیز کر لیں کہ یہ کرک کے وولٹیج کا مسئلہ حل ہو جائے۔ دوسرا گرڈ سٹیشن سراج بالا میں منظور ہوا ہے۔ دو گرڈ سٹیشنز ہیں لیکن جب واپڈا والے اس پر کام نہیں کرتے، میں نے آپ کو بھی کہا تھا، میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی کہا تھا، میں ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں سر، وہ یہ کہ اگر واپڈا والے اس پر کام کر لیں تو میرے خیال میں کرک کا جو 'مین' مسئلہ ہے، وہ حل ہو جائے گا اور دوسری طرف 'سولر' کی جو آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب، میاں صاحب، یہ کال اٹینشن ہے، میں نے آپ کو 'سولر' سسٹم کیلئے وقت دیا، مجھے پتہ ہے کتنے گرڈ سٹیشنز منظور ہیں، پیسکو کے پاس پیسے کدھر ہیں؟ یہ تو آپ لوگوں نے اس دن بھی کہا تھا کہ یہ ہمیں دے دو، آپ دس دن بھی نہیں چلا سکیں گے یہ صوبہ، نہیں میرا بھی، میرے گاؤں کا گرڈ منظور ہوا ہے، اس پر کام نہیں ہو رہا ہے پیسوں کی وجہ سے، پیسے نہیں ہیں۔ 'سولر' آپ نے پرسوں ایک بات کہی تھی، اس 'سولر' پر بات کریں، وہ ایک Alternative source ہے۔ ہم نے تو آپ کو فلور اس لئے دیا کہ اس پر کچھ بات کریں، وہ اچھی مفید تجویز ہے۔

وزیر جیلخانہ جات: سر، اس دن بھی میں نے کہا تھا، شکر الحمد للہ یہ ضلع کرک سے ہم نے اس 'سولر' سسٹم کو شروع کیا ہے۔ سر، اس میں یہ ہے کہ تقریباً اگر آپ دیکھ لیں تو ایک ٹیوب ویل پر، جب ہم بجلی پر اس کو چلاتے ہیں، سات آٹھ لاکھ روپے وہ واپڈا کو دیتے ہیں، اس کے علاوہ نو دس لاکھ روپے اس پر مشینری کا خرچہ آتا ہے، یعنی ایک ٹیوب ویل چلانے پر تقریباً گورنمنٹ کا بیس لاکھ روپے خرچہ آ رہا ہے۔ اس میں بجلی کا بھی خرچہ ہوتا ہے اور Maintenance کا ہوتا ہے۔ ہم نے سر 'سولر' Introduce کروالیا، دو ہزار گیلن Per hour پر، اس کی دو سال کی گارنٹی بھی ہے اور جو اس کے پلیٹ کی بیس سال تک اس کی گارنٹی دی گئی ہے۔ اس میں یہ ہو گا کہ نہ ہماری صوبائی حکومت کا Maintenance پر خرچہ ہو گا اور نہ واپڈا کی یہ 'بلنگ' کا جو پروسیجر ہے، یہ بھی ختم ہو جائے گا، گورنمنٹ کو بہت ہی فائدہ ہو گا۔ میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اگر ہم سب مل بیٹھ کر اس پر ایک کمیٹی بنا دیں کہ جتنی بھی ہماری پراونشل گورنمنٹ کی

اے ڈی پیز سکیمز ہیں، ہم ان کو 'سولر' پر لے آئیں، اس لئے کہ وہ پائیدار ہوگا اور میرے خیال میں اگر آپ ایک کمیٹی بنالیں، کر کے بھجوا بھی دیں، پانچ ٹیوب ویلز ہم نے اس پر شروع کر لیے اور ان شاء اللہ تعالیٰ انیس ہم نے اور بھی Introduce کروالیے ہیں، وہ 'سولر' سے ہم شروع کرینگے۔

جناب سپیکر: 'سولر' ایک بہت، آپ نے اچھی بات کی ہے کہ قیمت کم بتائی اور Durability اور جو گارنٹی والی بات ہے، آپ عبدالاکبر خان! آپ بھی 'سولر' پر کچھ کہہ رہے تھے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، ابھی تو ٹیکنالوجی بہت آگے جاچکی ہے جناب سپیکر، وہ پچیس سال کی گارنٹی دیتے ہیں اور دو سال تو Minimum کی کرتے ہیں اور پچیس سال تک وہ کام کرتے ہیں۔ ابھی تو بہت آگے چلے گئے ہیں جناب سپیکر، ابھی تو میں کہتا ہوں جی کہ پبلک ہیلتھ کے سارے (ٹیوب ویلز) آپ 'سولر' سے کرائیں۔ میں خود لگارہا ہوں ایگریکلچر پر ٹیوب ویل 'سولر' سے۔

جناب سپیکر: آپ بھی لگا رہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

جناب سپیکر: بڑی اچھی بات ہے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر اطلاعات: دوئ خو هم دا یوه خبره کوی، زه یو خبره کول غواړم۔ یو خو دلته اوس دهماکه شوې ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: د هغې دعا وشوله۔

وزیر اطلاعات: د متنو د هغې شوې ده۔

جناب سپیکر: دواړه وشوې۔

وزیر اطلاعات: یو منټ جی، بله هغې کښې یو خبره ده جی چې په هغې کښې سفارتکار هم دغه شوی دی او د هغې په بابت کښې یو خبره پکښې کول غواړم چې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا میاں صاحب، اوس کال اټینشن شروع دے نو دې ته خو لږ صبر وکړئ۔

وزیر اطلاعات: دا خو جی، دا که تاسو نه کوئ، ټهیک ده هیڅ خبره نه ده۔

جناب سپیکر: نه د هر څیز خپل پروسیجر دے که نه Follow کوئ پروسیجر نو هغه ستاسو خوښه ده۔ ستاسو لیجسلیشن پروت دے، سفارتکار به خپل کار کوی، دا زمونږ خلق هم داسې د هغوی نه کم خلق نه دی، دعا ورله وشوه او اوس دا د ممبرانو۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: زه پرې یو منټ خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: دا ایجنډا به بند کړو او بس په دغه شروع شئ، بیا کال اټینشن به زه څنګه وچلوومه؟ دا چې یو د ټول ملک د ټولې صوبې ایشو دے دا د اوبو د Drinking source چې دا بی بی رااوچت کړو، دا یواځې د کرک خبره نه ده، ګیر چاپیره ټولو کښېLow voltage دے او ټولې ټیوب ویلې پخائے بند ولاړې دی نو دا ایشو که میاں صاحب څنګه اووئیل که ستاسو د هاؤس اجازت وی نو دا کمیټی به ورته جوړه کړو چې په هغې کښې منور خان او عبدالاکبر خان او داسې چې چاسره معلومات وی او دیکښې که هاؤس اجازت ورکوی، که ستاسو خوښه وی نو بی بی! دا کمیټی به جوړه کړو، تاسو پکښې هم کښینئ، وزیر صاحب به هم شی، لاء منسټر صاحب به هم تاسو سره کښینی، هم نن کښینئ دا ډیره اهم ایشو ده۔ دا چې چرته اوبه ډیرې دی، هغوی ته دومره پته نه لګی خو چې چرته نشته نو د هغې ماته پته ده چې د هغوی څه حالت دے؟ ,Urgent urgent، نن بریک کښې به تاسو کښینئ، یو څو خبرې پرې وکړې او بیا سبا نه پرې کمیټی شروع کړئ، دا کمیټی پکښې زر جوړه کړئ۔ کفایت صاحب د سیکرټریټ دغه، د دې،

Khushdil Khan Sahib, to please move your call attention notice, call attention notice number?

Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker): 767.

Mr. Speaker: 767 Ji, please.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ میں آپ کی توجہ فوری اور مفاد عامہ کے اس اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مورخہ 31 اگست 2012 ٹنی بم دھماکے کے دوران اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ ہاشم گل اور دیگر افراد شہید اور زخمی ہوئے۔ مورخہ یکم ستمبر

2012 کو میں نے دھماکے کی جگہ کا معائنہ کیااور شہیدوں کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی۔ جب میں جائے وقوعہ پر پہنچا تو وہاں علاقے کے نوجوانوں نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھی تھیں اور ہسپتال کے عملے کی غیر حاضری، دوائیوں اور ایمبولینس کی عدم دستیابی پر احتجاج کر رہے تھے۔ ان کے مطالبے پر میں نے ہسپتال کا معائنہ کیااور انچارج میڈیکل آفیسر کے مطابق جن ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکس کی شام کے وقت ڈیوٹی تھی، وہ تمام غیر حاضر تھے اور انچارج ایم او کی تحریری رپورٹ منسلک ہے۔ یہاں انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ حال ہی میں اس ہسپتال کو اپ گریڈ کر کے "ڈی ٹائپ" کا درجہ دیا گیا اور قومی خزانے سے کروڑوں خرچ کئے گئے اور چند ماہ پہلے وزیر صحت جناب ظاہر علی شاہ صاحب اور میں نے ہسپتال کا افتتاح کیا۔ لہذا ایسے سنگین حالات میں عملے کا اس طرح غیر حاضر ہونا اور ادویات کی عدم دستیابی انتہائی توجہ طلب مسئلہ ہے، لہذا اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

سپیکر صاحب! څنګه چې ما اوویل، مونږ چې دغلته ورسیدو موقع باندې نو ډیر خلق وو، احتجاج وو او هسپتال ته چې لاړو نو هلته نه دوائیانې وې، نه عمله موجود وه، نه پیرا میډیکس، نه نور څه موجود وو۔ جناب سپیکر، یو طرف ګورنمنټ په یو هسپتال باندې دومره خرچې وکړی او بل طرف ته چې په هغې کښې دوائی نه وی، هغې کښې ډاکټر نه وی، هغې کښې نوره عمله نه وی، هغې کښې ایمبولینس نه وی او بیا هغه Sensitive area ده، دا د کوهی دامان چه پینځه یونین کونسله چې آئے دن په هغې کښې دهماکې کیږی او د وزیر صاحب چار د بنه وی مونږ سره خپله تلے وو، د هغې افتتاح مونږ وکړه او د هغې هم تقریباً شپږ اوؤه میاشتې وشوې، تر اوسه پورې نه Equipments شته دے، نه پکښې بیډ شته دے۔ هغه بلډنګ د کوم چې مونږ افتتاح کړې ده، هغه هم هغسې خالی پروت دے نو لهذا دا یو ډیره سنګینه مسئله ده او زما دا یو خواست دے، زه خو د منسټر صاحب شکریه ادا کومه چې هغوی خو هیلتھ سیکرټری ته لیکلی دی "Take necessary disciplinary action and report." خو صرف د Disciplinary action او د رپورټ خبره نه ده، د دوایانو خبره ده، د Equipments خبره ده، دا تپوس کول پکار دی چې مطلب دا دے هر یو څیز وشو، Approval شوے دے، فنانس نه پیسې راغی او Equipments دوئ نه اخلی، ولې نه اخلی، وجه څه ده؟ نو زما دا یو خواست دے چې چونکه سنګینه او ډیره

اهم او Public interest matter دے، It should be referred to the concerned Committee چې دا مونږ Thrash out کړو هلته چې یره کوم خائے کښې دا څیز، نه سامان د پاره پیسې ریلیز کیږی، پی اینډ ډی کښې دا کیس پروت دے، د هیلتھ ډیپارټمنټ سره پروت دے، فنانس ډیپارټمنټ سره پروت دے، چې دا مونږ Take up کړو او مطلب دے کمیټی هغې کښې معلومات وکړی۔

جناب سپیکر: جی لږ گورنمنټ واؤرو۔ جی د گورنمنټ د طرف نه یو منسټر به جواب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: زه به هم لږ د دې خبره وکړم نو بیا به منسټر صاحب جواب وکړی جی۔

جناب سپیکر: دا کال اټینشن دے، دې باندې هغه نشی کیدے، ډیبیټ نه شی کیدے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نه جی لږ غوندېورباندې خبره کوم جی۔

جناب سپیکر: او چې ایډمټ شی هله، کال اټینشن باندې جی د غه رولز کښې،

سینیئر وزیر (بلدیات): تاسو لږ اجازت راکړئ، تاسو خیر دے هاؤس نه تپوس وکړئ اؤ گنجائش شته که تاسو غواړئ، یو دوه خبرې به وکړو۔

جناب سپیکر: دیکښې شته، په کال اټینشن ډیبیټ کیدے شی؟ تاسو رولز جوړ کړی دی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ډیبیټ نه کوؤ جی، ډیبیټ خو نه کوؤ۔

جناب سپیکر: دا څه شے دے جی؟

سینیئر وزیر (بلدیات): لږ خبرو کښې اضافه کوؤ، چې زه هم هغه بله ورځ تلے وومه، زه هم هلته تلے وومه۔

آوازیں: کیدے شی، کیدے شی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): هلته چې کوم خلقو ما ته اوویل چې د خدائے د پاره دا هسپتال بند کړئ، دې باندې د حکومت کروړونه روپئ لگیدلې دی او نه دیکښې څوک هغه، مونږ خالی وایو چې معمولی زخم وی نو د هغې د پاره پټئ هم پکښې نشته او دومره لوئے بلاسټ وشو هغې کښې بالکل نه ډاکټر وو، نه

وو، نه څه سامان وو نو زما به دا ریکویسټ وی چې څنګه زما Equipments وروړ هم خبره وکړه، زما به هم ریکویست وی منسټر صاحب ته چې موږ کمیټئ ته واستوؤ چې هلته لږ Thrash out شی چې یره دا ولې زیاتے شوے دے او دا ولې نه کیږی اوسه پورې؟ هلته دومره Sensitive علاقه ده، پکار ده چې هغه هسپتال کښې زیات، نور ټولو هسپتالونو نه زیات اهمیت هغې ته ورکړے شی۔

جناب سپیکر: دا هلته غوبل، چې ایمرجنسی بل هسپتال پکښې اوچلیږی، دغه ځائے خو واقعی Sensitive دے۔ جی ودریږه منسټر صاحب واؤرو چې د دوئ څه پلان شته جی؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ جی۔ یہ جو بات خوشدل خان صاحب نے کی ہے، آج بھی صبح ای ڈی او پشاور نے اس کو وزٹ کیا ہے اور آج بھی لوگ Absent تھے، تو میں ان کے ساتھ اس بات پہ متفق ہوں کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ اس کو Thrash out کر کے جو بھی اس کا ذمہ دار، بلکہ آج بھی ہم نے ای ڈی او کو اور سیکرٹری ہیلتھ کو کہا کہ جو لوگ اس دن بھی Absent تھے، دوسرے دن بھی Absent تھے اور آج بھی Absent ہیں، ان کے خلاف Disciplinary action لیں لیکن یہ بہتر ہوگا کہ اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the call attention, moved by the honourable Deputy Speaker, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee. لیکن اس کی میٹنگ بھی بہت جلد بلائیں۔

وزیر صحت: ایک ہفتے تک سر۔

جناب سپیکر: اس سے آگے نہ بڑھائیں اور اس کو تھوڑا سا، یہ لیڈی ریڈنگ والا جو مسئلہ ہے، یہ کیٹگری 'ڈی' ہاسپٹلز اگر فعال ہوتے تو اس پہ اتنا رش نہ ہوتا۔ یہ ہر روڈ پر ایک ایک کیٹیگری 'ڈی' بنا ہوا ہے، سب کیلئے اسکو تھوڑا کمیٹی میں آپ لوگ ڈسکس کر لیں۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، پچھلے دنوں ہم نے ایک Exercise کی، ہمارے صوبے کے چار آر ایچ سیز جو تھے، ایک پبی کا، ایک نحقی کا، ایک کبل سوات کا اور ایک خیر پور کا، ہم نے Out source کئے ہیں اور

میں سمجھتا ہوں کہ، تو میں یہ چاہوں گا کہ یہ پریکٹس ہم آگے بھی جاری رکھیں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، میں فلور آف دی ہاؤس پر یہ ایڈمٹ کرتا ہوں کہ اگر اس کے پاس اس وقت 48 thousand, 49 thousand ملازمین ہیں اور کئی ہماری Health facilities ہیں تو اس پہ ہم کام کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کے پاس Proposal لے کر جائیں گے کہ ہماری کچھ Facilities ہم Out source کر دیں، جیسے ہم نے پی پی ایچ آئی کے ساتھ ایک سسٹم بنایا ہوا ہے تاکہ یہ جو ابھی یہاں پہ ملک طماش صاحب نہیں ہیں، ان کے حلقے میں، آپ کا بھی ہوگا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں نے اس لئے تو یہی کہا کہ آپ کمیٹی میں خود بیٹھ جائیں اور جو جو آپ کے فیصلے ہوں گے، فوری ایک دو دن میں ہاؤس میں لے آئیں تو جس طریقے سے بھی آپ لوگوں نے Decide کیا ہوگا، ان شاء اللہ وہ آگے بڑھادیں گے۔

<u>وزیر صحت:</u> تھینک یو، جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آج بہت زیادہ لیجسلیشن ہے تو Kindly ذرا کم ٹائم لیا کریں۔ حاجی اورنگزیب خان، Absent, lapsed۔ میاں صاحب! اوس تاسو پلیز۔ میاں افتخار حسین صاحب، نه په هغه پښتو کښې متل دے کنه، چې جاری خبره خوک تالا والا کړی نو د هغې نه پس بیا څه وائی، مخکښې څه خبره ده؟ دا ارباب ایوب جان صاحب ته که یاد وی نوره نو۔ جی میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> زه ستاسو احترام کښې پاخیدم جی، دا دواړه دا زما مشران دی، دوئ وائی چې اوس خو خبره ونکړې چې سپیکر مخکښې اجازت نه وی درکړے خو اوس خو به ئے د قصد نه کوم، د دوه کسانو عزت را باندې ډیر ګران دے۔

<u>جناب سپیکر:</u> بنه پوهیږې نو، بنه پرې پوهیږې نو۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> دوئ اوس نو کونه جنګوی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> او دغه خبره ده۔۔۔۔

(قہقہے)

<u>وزیر اطلاعات:</u> او۔

جناب سپیکر: جی۔ هغه د سفارت کار خبره پکښې وه نو لږه ضروري خبره ده جی، لږ انفارمیشن خو دې هاؤس ته شیئر کړئ چې دوئ خو اول خبر شی۔

وزیر اطلاعات: بالکل۔ جو آج واقعہ ہوا ہے تو میں اس لئے بتانا چاہ رہا ہوں، چونکہ میڈیا کے ذریعے بھی ساتھیوں کو پتہ چلے گا کہ وہاں پہ امریکن قونصلیٹ کی ہی دو گاڑیاں تھیں اور وہ نکلتے ہی وہاں پہ ایک گاڑی جو خود کش اس میں بیٹھا تھا اور ایک سو دس کلو گرام جو وہاں پہ اس میں مواد موجود تھا اور 'بلٹ پروف' کو آپ دیکھتے تو وہ اس طرح اڑ گئی ہے کہ بندہ سوچتا ہے کہ 'بلٹ پروف' تو کوئی معنی ہی نہیں رکھتی اور اسی 'بلٹ پروف' گاڑی میں دو جو ہیں، وہ مر گئے ہیں اور دو زخمی ہیں، 'بلٹ پروف' گاڑی میں جو بیٹھے تھے اور پھر وہ اپنی گاڑی میں اپنے ساتھیوں کو لے بھی گئے۔ یہ میں اس لئے بتانا چاہ رہا تھا کہ کل کو اخبارات میں آئے گا، تو ایسا نہیں ہے کہ ہم نے سیکورٹی فراہم نہیں کی، ہماری پولیس کے ساتھی ان کے ساتھ تھے۔ ہمارے چار پولیس کے ساتھی اس میں زخمی ہوئے ہیں، خدا نے ان کو زندگی دی، بچایا ہے لیکن زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود ایک خطرہ لازمی طور پہ سفارت کاروں کو محسوس ہو گا تو ہم ان کو یہی کہیں گے کہ ایسے واقعات تو ہوتے رہیں گے کیونکہ جب ہمارے حالات کچھ ایسے ہیں تو نہ ہمیں ڈرنا چاہیئے، نہ سفارت کاروں کو اور جس طریقے سے ممکن ہے، ہم اسی طریقے سے ان کو سیکورٹی فراہم کر رہے ہیں اور یہ تب انٹرنیشنل ایشو اس سے بنے گا تو 'بلٹ پروف' گاڑی میں کوئی بھی تھا، یہ تو اب پتہ چلے گا کہ کون اس میں تھے، کون نہیں تھے؟ لیکن چار بندے تھے اور چار میں سے دو فوت ہوئے ہیں اور دو زخمی ہوئے ہیں۔ تو میں اس اسمبلی کے فلور سے یہ ضرور کہوں گا کہ حکومت نے ان کو سیکورٹی فراہم کی تھی اور دہشتگردوں کا اپنا ایک طریقہ کار ہوتا ہے کہ وہ مسجدوں کو اڑائیں، وہ سکولوں کو اڑائیں، بے گناہ معصوم لوگ بازاروں میں شہید کریں۔ اب سفارت کاروں پہ 'اٹیک' ہونا ایسا ہے کہ ملک کی ساری دنیا میں بدنامی ہے، اس کیلئے ہم یہ ضرور کہیں گے کہ ہم نے اپنے طور پہ ایک طریقہ کار اپنایا ہے کہ تمام ایسے اہم سفارتی جو لوگ ہیں، ان کو ایک جگہ پہ، خاص کر کہ تمام سفارت کار وہاں پہ اپنے سفارتخانے کھول سکیں، ایک طریقہ کار ہم نے کیا تھا لیکن چونکہ عدالت میں اس پہ ابھی ایک وہ کیس ہے تو اسی لئے ہم کر رہے تھے۔ وہاں کے مکین، جو رہنے والے تھے، انہوں نے بھی یہ سوال کیا کہ ایسے اہم لوگ اگر ہمارے عام اس طریقے سے آبادی میں رہتے ہوں تو ان کی جگہ پھر ہم بھی خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔ لہذا ہمیں عام لوگوں کو بھی سیکورٹی فراہم کرنی ہے، سفارت کاروں کو بھی سیکورٹی فراہم کرنی ہے اور میں اسی پہ خاتمہ کروں گا کہ دہشتگردوں نے ہمیں جس

طریقے سے للکارا ہے، خدا کے فضل و کرم سے پہلے کی نسبت واقعات کم ہوئے ہیں لیکن اب نوعیت بدلتی چلی جارہی ہے اور وزیرستان میں ابھی کوئی آپریشن نہیں ہونے جارہا لیکن فرض کیا گیا ہے کہ وہاں پر آپریشن ہو رہا ہے تو اس کا 'ری ایکشن' بھی ہے اور لوگ وہاں سے آ بھی رہے ہیں تو میں ویسے ہی ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں کہ ابھی تک آپریشن کا اعلان نہیں ہوا، ابھی تک آپریشن کا فیصلہ نہیں ہوا اور جب یہ فیصلہ ہوگا تو خیبر پختونخوا اس سے زیادہ متاثر ہوگا تو خیبر پختونخوا کو اعتماد میں لے کے یہ فیصلہ کیا جائے گا، جب ایسی کوئی بات ہوگی تو ہم از خود کہہ دیں گے، لہذا آپریشن نہ ہونے کی جو بات ہے، وہ ہم پہنچانا چاہتے ہیں کہ یہ افواہ ہے ابھی تک۔ ہاں یہ ہمارا ارادہ ہے کہ جہاں کہیں بھی دہشتگرد ہیں، چاہے وہ وزیرستان میں ہیں یا کہیں بھی ہیں دنیا بھر میں، ہم دہشتگردی کے خلاف ہیں۔ دہشتگردی کے خلاف منظم آپریشن ہونا چاہیئے۔ افغانستان میں نیٹو فوج، افغانستان خود دہشتگردوں کا خاتمہ کرے۔ پاکستان میں ہماری حکومت اور ہماری سیکورٹی ایجنسیاں خود جو ہیں، اس کا خاتمہ کریں، ایک دوسرے پہ الزام لگانے سے بات نہیں بنے گی۔ جب تک دہشتگرد ختم نہیں ہوتے، اس قسم کے واقعات ہوتے رہیں گے۔ لہذا ہم اس موقع پہ یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ بین الاقوامی سطح پہ اس پہ یہ بات ہونی چاہیئے کہ اب اس کیلئے ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں کہ ان سے یا تو ایک منظم طریقے سے مذاکرات کئے جائیں، ہم ہزار بار کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر وقت ہے کہ اب منظم طریقے سے آپریشن کیا جائے، یہ حیلے بہانوں سے ان کو موقع دینا، صرف اعلان کر کے پھر عوام کو، لوگوں کو اس طرح کچلنا یہ مناسب نہیں ہے۔ اب وقت ہے کہ ہم پھر منظم طریقے سے ان کے خلاف آپریشن کریں اور ہمیں ڈرنا نہیں چاہیئے، ان کے خاتمے تک یہ جہاد جاری رکھنا چاہیئے۔ زخمیوں کے ساتھ ہمدردی اور جو اس میں مر گئے ہیں، ان کیلئے جو عیسائی بھی ہمارے اہل کتاب ہیں، ان کو بھی خدا کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، ہمارے مسلمان بھائیوں کو بھی خدا کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور بیمار لوگوں کو اور زخمیوں کو خدا صحت دے۔ بڑی مہربانی، شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا جامعات (ترمیمی) مجریہ 2012)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Higher Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber

Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2012. Honourable Minister for Higher Education.

Mian Nisar Gul Kakakhel (Minister for Prisons): On behalf of Minister Higher Education-----

Mr. Speaker: Honourable Mian Nisar Gul Sahib, Minister for Prisons, on behalf of Minister for Higher Education, please.

وزیر جیلخانہ جات: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں وزیر ہائر ایجوکیشن کے Behalf پہ The Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2012 پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: It stands introduced.

وزیر جیلخانہ جات: سر، اگر اجازت دیں۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں، ابھی تو خالی وہ ہو گیا۔

وزیر جیلخانہ جات: تو اس پر ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بہت زیادہ کام ہے جی، میاں صاحب! یہ شام تک ختم نہیں ہوگا، یہ جو اتنا کام پڑا ہے نا، آپ ایک دو لفظ بولیں خیر ہے لیکن جلدی کریں۔

وزیر جیلخانہ جات: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، میں دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، پورے ایوان کا ادا کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ منسٹر ہائر ایجوکیشن اور ساتھ ساتھ لاء منسٹر کا، سیکرٹری لاء کا، ہائر ایجوکیشن کے سیکرٹری کا کہ انہوں نے چار پانچ دن میں اس بل کو، دن رات ایک کرکے خوشحال خان خٹک یونیورسٹی کے بل کو آج ایوان میں پیش کر دیا۔ سر، میرے خیال میں صوبے کیلئے یہ تیرہویں یونیورسٹی کے نمبر پر آگئی اور جناب سپیکر، یہ ہمارے کرک کیلئے بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ ہمیں اپنی یونیورسٹی ملی جس میں ہمارے بچے پڑھیں گے، میں اس کیلئے وزیر اعلیٰ صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، کرک کے عوام کی طرف سے سر آپ کا بھی کرتا ہوں کہ اس سے دو دن پہلے ملک قاسم صاحب ملنے کیلئے آئے تھے اور ہم نے وعدہ کیا تھا، حکومت نے کہ ہم نے اس کو Table بھی کیا ہے اور آج شکر الحمد للہ وہ پیش بھی ہو گیا اور مجھے امید ہے کہ اس سیشن میں آپ اس کو پاس کرنے کیلئے بھی جدوجہد کریں گے کہ کرک کے عوام کو خوشی نصیب ہو۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ، ان شاء اللہ ہو گا یہ۔

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(شمال مغربی سرحدی صوبہ پبلک پروکیورمنٹ آف گڈز، ورکس اور سروسز مجریہ 2010)

Mr. Speaker: The honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the NWFP Public Procurement of Goods, Works and Services Bill, 2010 may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Finance, please.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، ډیره مهربانی جی۔ دیکښې څه امنډمنټس Propose شوی دی جی نو هغه مونږ، دا 'بل' چونکه 2010ء په اول کښې پیش کړے وو جی نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے موشن مخکښې 'موؤ' شوے دے۔

وزیر خزانہ: هغه 'موؤ' شوے دے جی۔

جناب سپیکر: ټهیک شو جی، دیکښې څه دی؟

وزیر خزانہ: دیکښې جی څه امنډمنټس مونږ، چونکه دا 2010ء په اول کښې پیش کړے وو، زمونږ ډیرو معزز ممبرانو صاحبانو پکښې امنډمنټس Propose کړی وو، پینځه شپږ میټنګز په دیکښې مونږه Already کړی دی، بیا ستاسو په هدایت باندې په دې زما خیال دے یو څو ورځې مخکښې جی هم زمونږ یو میټنګ شوے وو، په هغه ورځ زه موجود نه وومه خو فنانس ډیپارټمنټ د دې نه مخکښې عبدالاکبر خان، اسرار الله ګنډا پور صاحب، ثاقب الله چمکنی صاحب اوکوم کوم ممبران وو، معزز ممبران وو چې د هغوی امنډمنټس راغلی وو نو هغه مونږ Considered کړی دی جی اوس په هغې کښې جی څه ورسره دغه شوی دی او کومو ممبران صاحبانو چې دغه کړی دی نو هغوی ته به زه ریکویسټ هم کوم، که ماته اجازت ملاؤ شی چې Para wise دغې ته زۀ لاړ شم کوم امنډمنټس چې مونږه Agree کړی دی۔

Mr. Speaker: 'Consideration Stage': Honourable Minister for Finance, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 1 of the Bill. Honounrable Minister Sahib, please.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 1,

(a) for sub clause (1), the following shall be substituted, namely:

"(1) This Act may be called The Kyber Pakhtunkhwa Public Procurement Regulatory Authority Act, 2012"; and

(b) In sub clause (2) -----

<u>جناب سپیکر:</u> هغه به بل کبنې بیا پیش کړئ One by one، The motion before the House، یہ باجے ذرا بند کریں، یہ کس کا بج رہا ہے۔اس ہاؤس میں پہلے کئی بار ہدایت دی جا چکی ہے کہ موبائل فون،ابھی خیر تھوڑی 'وارننگ' دیدی ہے تو Next time-----

<u>ایک رکن:</u> بغیر مالک کے پڑا تھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا بغیر مالک کے پڑا تھا، یہ تو عبدالاکبر خان کو دیدیا جائے، ایسا ٹھیک ہوگا۔

The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Honourable Minister for Finance, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 1 of the Bill.

<u>Minister for Finance:</u> Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 1,

(b) In sub clause (2) and wherever occurring for the words and Hyphens 'North-West Frontier Province', the words 'Khyber Pakhtunkhwa' shall be substituted.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub clause (3) of Clause 1 also stands parts of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: first and second amendment, hounrable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa and Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move their amendments in paragraph (a) of sub clause (1) of Clause 2 of the Bill. First honourable Minister for Finance, please.

<u>Minister for Finance</u>: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 2, in sub clause (1), for the existing paragraph (a), the following shall be substituted, namely,-

"(a) 'Authority' means the Khyber Pakhtunkhwa Public Procurement Regulatory Authority established under Section 4".

<u>Mr. Speaker</u>: Honourable Saqibullah Khan, not present, it lapses. Saqibullah Khan, not present, it lapses. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister

may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment moved by the honourable Minister is adopted and stands part of the Bill. Shazia Tehmas Bibi, to please move her amendment in sub para (i) of paragraph (c), of sub clause (1) of Clause 2 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I request to move that in Clause 2, in sub clause (1), in paragraph (c), in sub para (i), after the word ‘ranking’ the word ‘fair’ may be inserted.

جناب سپیکر: ”Ranking“ کے بعد ”Fair“ لگانا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister, please.

Minister for Finance: Agreed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Again 4th amendment of Shazia Tehmas Khan: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in sub para (ii) of paragraph (c) of sub clause (1) of Clause 2 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I request to move that in Clause 2, in sub clause (1), in paragraph (c), in sub para (ii), after the word ‘lowest’ the words ‘and fair’ may be inserted. It means Sir, the lowest fair bid.

جناب سپیکر: یہ بھی منسٹر صاحب سے پوچھ لیں گے، ”Fair“ explain کریں کہ کیا ہوتا ہے؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، یہ Basically terminologies ہوتی ہیں، اگر آپ دیکھیں تو مختلف جو جتنے بھی سبجیکٹس ہیں، ان کی Terminologies ہوتی ہیں، یہ Economy کیلئے بھی Fair economy کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور ر Fair کا بنیادی طور پہ مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ آپ شفاف طریقے سے یا صحیح طریقے سے جو ہے، ایک Bid کو Accept کرتے ہیں اور سب سے پہلے Fair جو ہوتا ہے، وہ کسی اور طریقے سے بھی ہو سکتا ہے لیکن Fair کا بنیادی طور پہ یہاں مقصد یہ آجاتا ہے کہ مناسب طریقے سے جو Fair lowest ہو۔

جناب سپیکر: ہاؤس سے، جی منسٹر صاحب۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، ڈیپارٹمنٹ Agreed ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ویسے تو سر منسٹر صاحب کی Discretion ہے لیکن سر اگر آپ کنٹریکٹ کے Point of view سے دیکھیں تو Fair lowest نہیں ہو سکتا، وہ سر یہ ہوتا ہے کہ At the time یہ Biding کے دو طریقے ہیں، آپ بھی سر جانتے ہونگے، ہمارے بہت سے ممبران اس سے واقف ہیں یا تو CSR پہ ہوتی ہے اور Through quotation ہوتی ہے اور سر پھر اس کی Acceptance کیلئے آگے معاملہ جاتا ہے تو اگر آپ اس میں Fair lowest ڈال دیں گے تو یہ Discretion پھر ہو جائے گی Concerned کے پاس۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Yes.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جب آپ اس کو دیں گے اور وہ ایک کا جو Lowest ہو گا، وہ اس کو نہیں لے گا کیونکہ اس میں تو آئٹم وائز آپ کو آنا پڑتا ہے اور ایک کا وہ لے لیگا، وہ کہے گا کہ یہ Fair lowest ہے اور اس کے جو ریٹس ہیں، وہ میرے لئے Acceptable نہیں تھے تو یہ کنٹریکٹ میں ان کیلئے مسئلہ ہو گا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی آنریبل عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرے خیال میں تو یہ ایک صحیح امنڈمنٹ نہیں ہو گی، وہ اسلئے کہ جب آپ Lowest کو نکال دیں گے اور Fair کو رکھ لیں گے تو اس کا مطلب ہے کہ پھر تو آپ کسی چیز کو بھی Fair کہہ سکتے ہیں لیکن اگر Lowest کی یہ Terminology ہے جو کہ ساری دنیا کے Bids میں استعمال ہوتی ہے، یہ تو ایک International terminology ہے، اگر آپ Lowest کو نکال دیں گے اور Fair رکھ دیں گے تو اگر میں ایک کام ایک ہزار روپے میں کرتا ہوں اور دوسرا آدمی پانچ سو پر کرتا ہے تو میں نے تو Fair کہہ کر بس وہ ہو گیا۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، مجھے تھوڑا سا موقع دیں تو میں اس کو Explain کر دوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں موقع دے رہا ہوں، بالکل آپ بولیں لیکن یہ Fair والا بہت لمبا چانس آپ اس کو دے رہے ہیں جو ایگزیکٹیو آفیسر ہے عبدالاکبر خان، یہ تو خالی Add کرنا چاہ رہی ہیں، یہ Sense نہیں آ رہا ہے۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، یہ عبدالاکبر خان صاحب کو تو تھوڑی سی غلط فہمی ہوئی ہے، میں نے Lowest نہیں نکالا، میں نے Lowest سے پہلے Fair کا لفظ Include کیا ہے، ایک بات۔ جہاں تک کہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کی بات ہے تو دیکھیں یہ سب کو پتہ ہے، گورنمنٹ ہمیشہ اپنے انٹرسٹ کو دیکھتی ہے جو Biding میں Lowest پہ آتا ہے، جس میں گورنمنٹ کو بچتا ہے یا اس کو منافع ہوتا ہے یا اس کو فائدہ ہوتا ہے، گورنمنٹ اسی کو ہی Accept کرتی ہے، یہ کوئی ڈھکی چھپی باتیں تو ہیں نہیں، تو اس سے میرے کہنے کا مقصد یہی تھا کہ اگر Lowest سے پہلے Fair کا لفظ Add ہو جائے، Basically اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ایک صحیح طریقے سے یہ چیز جو ہے تو Lowest اس پہ آئی ہے، کوئی Ring کے طریقے سے نہیں آئی یا آپ اس میں Monopoly کر کے یہ چیز Lowest جو ہے، تو وہ Lowest rate جو ہے تو وہ نہیں آرہا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، Lowest میں-----

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، lowest میں Fair کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: وہی میں بھی کہہ رہا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: مجھے یہ بتادیں کہ Lowest میں Fair کیا ہوتا ہے؟ Lowest تو Lowest ہوتا ہے اور آپ اس کو Fair اور Unfair میں کیسے Bifurcate کریں گے کہ یہ Lowest fair ہے اور یہ Lowest unfair ہے؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر یہ ڈیپارٹمنٹ کا قصور ہے، یہ میرا قصور تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں ان سے ذرا، لاء منسٹر صاحب سے تھوڑا سنتے ہیں جی۔

وزیر قانون: میں شازیہ بی بی سے یہی خواست کرونگا کہ یہ جو بڑی Self contradictory، دونوں Contradictory terms ہیں، جس طرح عبدالاکبر خان نے کہا کہ Lowest ہے تو Lowest can't be fair، ٹھیک ہے Lowest lowest ہے May be، مطلب اس زیادتی کو بھی اس نے lowest میں لے لیا ہے، وہ Bid ہے ابھی اس کو آپ Lowest اور Fair، مطلب They are

contradictory terms۔ تو یہ میری ان سے خواست ہو گی کہ یہ اپنی یہ امنڈمنٹ واپس کر لیں تو بہتر ہو گا۔ یہ لیجسلیشن میں اس قسم کی جو ہیں It will not improve، یہ ایسی-----

جناب سپیکر: جو پہلے آپ نے، گورنمنٹ نے مان لیا، اس میں بھی، Ranking میں بھی Fair آپ نے مان لیا، تو اس کو بھی پھر نکال دیں۔

وزیر قانون: میں تو شروع سے جی اس کا حامی نہیں تھا، I don't know کہ ڈیپارٹمنٹ نے کیوں ان کے ساتھ Agree کر لیا ہے، مطلب میں نے تو شروع سے کہا کہ Fair can't be defined، اس کا کچھ پتہ ہی نہیں ہے Fair کیا چیز ہوتی ہے؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، جس وقت یہ امنڈمنٹ Propose ہوئی تھی تو ڈیپارٹمنٹ نے ہمارے ساتھ Agree کیا تھا-----

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، عبدالاکبر خان، نہیں یہ جو پہلے پاس کر دی، اس کا کیا کرو گے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر وہ کوئی نہیں، دیکھیں وہ الگ چیز ہے، وہ Ranking میں ہے لیکن یہاں پر تو آپ فائنل ہیں، جب آپ کا ٹینڈر ہوتا ہے تو ٹینڈر کا جو بنیادی اصول ہے، وہ یہ ہے کہ جس کی بھی Lowest ہو گی اس کو Accept کیا جائے گا۔ اب Lowest میں آپ Fair کیسے اس کو اندر کرتے ہیں جناب سپیکر؟ Lowest میں پھر Fair اور Unfair کیوں ہوتا ہے، Lowest میں پھر Fair اور Unfair کیسے ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب، فنانس منسٹر صاحب پلیز۔

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): چونکه هغه وخت تاسو سره ما اول ذکر وکړو چې دیکښې Different meetings شوی دی جی خو بعض ممبران صاحبان هغه وخت یا موجود نه وو یا د هغوی نور مصروفیات وو نو اولنے میټنګ چې کله زمونږ وو نو عبدالاکبر خان او اسرار خان په هغې کښې موجود وو، ثاقب خان یا نور سحر بی بی یا شازیه طهماس بی بی موجود نه وه جی، نو څکه دا بیا بله ورځ تاسو دغه وکړو چې سبا ګیاره بجې دوئ کښینی او دلته به یو میټنګ اوشی، په هغې کښې هم ثاقب خان راغے، کیدې شی چې غلط فهمئ په بنیاد یا چرته نور مصروفیات په بنیاد باندې دغه او نه شو۔ زه چې سحر راغلم جی شازیه بی بی مې Contact کوله خو زما ورسره رابطه اونه شوه نو اوس د اجلاس دوران

کښېږي ورته زه راغلم، چې کوم جائز څیزونه وی هغې باندې به خبرې وکړو خو څنګه چې عبدالاکبر خان یا لاء منسټر صاحب یا اسرار خان خبره وکړه نو مونږ به کوم چې جائز دے جی، هغه به مونږ دغه وکړو، که نه وی دا کوم امنډمنټ چې دا دے نو زهٔ به ریکویسټ ورته وکړم چې دا خپل امنډمنټ Withdraw کړی۔

جناب سپیکر: واپس لے رہی ہیں یا کیا کر رہی ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اگر یہ اپنی امنڈمنٹ Withdraw کرلیں تو مناسب رہے گا۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا ان سے پوچھتے ہیں کہ اگر واپس لے رہی ہیں۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، پہلی بات تو-----

جناب سپیکر: میں ہاؤس کو Put کر رہا ہوں، بہت لمبا-----

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، دیکھیں بات یہ ہے کہ یہ اس سے پہلے جو میٹنگز ہوئی تھیں، ایک دو میں نے 'اٹینڈ' کی تھیں، آخری میٹنگ چونکہ مجھے اطلاع نہیں تھی ورنہ اس میں بھی میں ڈیبیٹ میں شامل ہوتی۔ رہالاء ڈیپارٹمنٹ کا Opinion تو اس میں لاء ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے تھے، ابھی جب یہ ہاؤس میں اس کو 'اپوز' کر رہے ہیں تو اس وقت ان کے ڈیپارٹمنٹ نے 'اپوز' کیوں نہیں کیا؟ عبدالاکبر خان صاحب تو اپنی امنڈمنٹ واپس لے چکے ہیں تو ہماری امنڈمنٹ پہ کیوں ڈیبیٹ کر رہے ہیں؟ بہر حال میں اسے-----

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? -----

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، میں اسے واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: تو پھر کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں، میں تو وہی آپ کو کہہ رہا ہوں۔ یہ پلندہ دیکھو یہ کتنا ٹائم لے گا؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس بل کے سلسلے میں ہماری میٹنگز ہوئی تھیں اور اس میں ہم سب جمع تھے، یہ بل گورنمنٹ نے Propose کیا تھا، ہم نے اس پہ جو بھی ہماری Suggestions تھیں، گورنمنٹ نے Incorporate کی تھیں اسی میں، اب اگر کوئی خاص امنڈمنٹ آنریبل ممبر کی ہو، جو بہت ضروری ہو تو ہم بھی کہتے ہیں کہ جی اس میں، لیکن چونکہ ہم سب ممبر تھے اور ہم ہی اس میں امنڈمنٹس لائے تو میرے خیال میں یہ تو اچھی بات نہیں ہو گی جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> The amendment withdrawn, therefore, original sub para (ii) of paragraph (c) of sub clause (1) of Clause 2 stands part of the Bill. Again Shazia Tehmas Bibi, Shazia Tehmas Bibi, to please move her amendment in paragraph (d) of sub clause (1) of Clause 2 of the Bill.

<u>Ms. Shazia Tehmas Khan:</u> Sir, I beg to move that in Clause 2, in sub clause (1), in paragraph (d), after the word 'evaluated' the words 'decided upon' may be inserted.

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالاکبر خان! ذرا اس کو دیکھیں، لیجسلیشن ہو رہی ہے تو ایسے ہی اور بہت Important وہ ہے، اس کو ذرا صحیح ہونا چاہیئے۔

The motion before the House is that amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' -----

<u>Mr. Israrullah Khan Gandapur:</u> Point of Order, Sir.

<u>جناب سپیکر:</u> د منسٹر صاحب نه ئے تپوس ونکړو یار؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! Already ہماری جو تجاویز تھیں، ہم نے-----

<u>Mr. Israrullah Khan Gandapur:</u> Point of Order, Sir.

<u>جناب سپیکر:</u> جی اسراراللہ خان۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر، میری گزارش یہ ہے کہ ہم دو چیزوں کو میرے خیال میں Confuse کر رہے ہیں، ایک تو سر آنریبل منسٹر فار فنانس جو ہیں سر، وہ Procurement کے حوالے سے لیجسلیشن لا رہے ہیں لیکن اس کی جو Technicalities ہیں، وہ چونکہ Procuring Authority ہیں نہیں، تو میرے خیال میں ان کی سمجھ سے یہ چیزیں بالاتر اس وجہ سے ہونگی سر کہ اس میں وہ لیجسلیشن ان ڈیپارٹمنٹس کیلئے کر رہے ہیں اور یہ خود Procuring Authority نہیں ہیں۔ اس پہ سر بڑی سیر حاصل گفتگو ہو چکی ہے دو سال کیلئے اور میری سر یہ گزارش ہو گی آنریبل ممبر صاحبہ سے، اگرچہ منسٹر صاحب اور یہ آپس میں بیٹھ گئے ہیں لیکن سر کل کو پھر کوئی منسٹر بھی ممبران کو اعتماد میں نہیں لے گا۔ وہاں پر Decision ہمارا اور ان کا یہ ہوا تھا کہ چونکہ بہت سی ایسی چیزیں تھیں کہ ڈیپارٹمنٹ نے بھی اپنے دل کے احوال کھل کر ہمارے سامنے رکھ دیئے تھے اور ہم نے ایک Confidence کے تحت اس پہ ڈیبیٹ کر لی تھی اور اگر کل کو اس طریقے سے ہو کہ ہم میٹنگ میں بیٹھ کر اور اس پر پھر امنڈمنٹس لائیں تو میرے خیال میں سر پھر کل کو کوئی منسٹر ممبر کے ساتھ بیٹھے گا نہیں، وہ یہ کہیں گے کہ

Ultimately انہوں نے Convince ہونا ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ Procurement کے حوالے سے ہے اور اس کو As it is ہی رکھ لیں کیونکہ اس میں اگر آپ تھوڑا سا بھی ادھر ادھر کرینگے تو یہ ساری جو چیزیں ہو نگی، یہ الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ یہ میرا اپنا View ہے۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن اسمبلی کے ممبر سے یہ پاور لینا کہ وہ امنڈ منٹ لائے ہی نہ۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! یہ آپ کے سیکرٹریٹ نے صحیح کیا ہے، وہ تو ممبر کا حق ہے کہ امنڈمنٹ لائے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں وہی کہہ رہا ہوں نا۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> لیکن ہماری ریکویسٹ ہو گی، اپنی بہن سے کہ یہ مطلب ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ جی یہ دو سال ہم نے اس پر گزار دیئے اور دو سال میں کئی میٹنگیں ہوئیں، بڑی Detailed meetings ہوئیں اور ہم یہ Committed ہو گئے کہ جی یہ بل بس ٹھیک ہے تو اب اگر مثال کے طور پر کسی وجہ سے ہماری ممبر صاحبہ اس میٹنگ میں یا Last meeting میں نہیں تھی لیکن ہماری یہ 'کمٹمنٹ' اور Promise ہو گیا کہ جی بس یہ بل جو ہے، کیونکہ اگر آپ اس میں ادھر ادھر کرینگے جناب سپیکر، تو اس کا جو سارا سسٹم ہے، وہ خراب ہو جائے گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں بھی یہی کہہ رہا ہوں اور منسٹر صاحب بھی ایسے نہیں ہیں۔ انجنیئر ہیں خود اور کچھ دن سروس بھی کی ہے، اتنا وہ بھی نہیں ہو گا، Blindly بھی وہ نہیں کریگا۔ جی بی بی! Withdrawn؟

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان:</u> بالکل جی، لیکن کاش یہ میٹنگ ہوتی، میں ان کی ہر میٹنگ میں آئی ہوں سوائے آخری میٹنگ کے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو ان کی میٹنگز تو ہو چکی ہیں، آپ نہیں آئی نا۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان:</u> میری عرض تو سنیں نا سر، اس سے پہلے دس دفعہ انہوں نے میٹنگ رکھی، کبھی فنانس منسٹر نہیں ہوتے تھے اور کبھی عبدالاکبر خان صاحب نہیں ہوتے تھے۔ اب جب یہاں آ کے مشکل Criticism ہوئی، یہ کوئی اچھی Precedence نہیں ہے، میں واپس لینے کیلئے تیار ہوں لیکن یہ مجھے Convince تو کریں نا۔ What does it mean کہ جی یہ ٹھیک نہیں ہے، As it is رہنے دیں؟ اگر ایک فیمیل ممبر لجسلیشن، آپ کیا سمجھتے ہیں کہ میں بھی کل کلاں کو کوئی نیشنل اسمبلی کا بل یہاں لا کر Put up کر دوں تو عبدالاکبر خان صاحب تو اس کو سب سے پہلے سپورٹ کرینگے سر۔ میں نے اس پہ

ورک کیا ہے، برائے کرم اگر اس پر گورنمنٹ Agreed نہیں ہے، میں واپس لینے کیلئے تیار ہوں لیکن اس طرح کی Criticism کچھ اچھی Precedence ہم Set نہیں کر رہے۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn, original paragraph (d) of sub clause (1) of Clause 2 stands part of the Bill. Saqibullah Khan, to please move his amendment in paragraph (m) of sub clause (1) of Clause 2 of the Bill. Not present, it lapses. Original paragraph (m) of sub clause (1) of Clause 2 stands part of the Bill. Again Mr. Saqibullah Khan, second amendment, Saqibullah Khan, to please move his amendment, after paragraph (x) of sub clause (1) of Clause 2 of the Bill. Not present, it lapses. Paragraph (b), (c), (e), (f), (g), (h), (i), (j), (k), (l), (n), (o), (p), (q), (r), (s), (t), (u), (v), (w), and (x) of sub clause (1) of Clause 2 also stand part of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: جی کلاز 3 کو شروع کر لیں۔

جناب سپیکر: ابھی کلاز 3 کی طرف آ گئے نا بس۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

جناب سپیکر: وہ تو سارے اسی لئے، وہ کے جی کلاس کا ABC اسی لئے پڑھانا۔

Amendment in Clause 3 of the Bill. Shazia Tehmas, to please move her amendment in line 3 of Clause 3 of the Bill.

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، یہ منسٹر صاحب کی ریکویسٹ پر میں Withdraw کر رہی ہوں جی، یہ Withdrawn consider کریں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, amendment withdrawn. Original Clause 3 stands part of the Bill. Honourable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 4 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 4, for sub clause (1), the following shall be substituted, namely:

"(1) soon after the commencement of this Act, Government shall by notification in the official Gazette establish an Authority to be known as Khyber Pakhtunkhwa Public Procurement Regulatory Authority with it's headquarter at Peshawar."

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since Saqibullah Khan is absent, therefore, his amendments are lapsed and original parts stand part of the Bill. Second and third amendments: The honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his amendment in paragraph (d) of Clause 5 of the Bill. Honourable Minister, please.
Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 5, paragraph (d) shall be substituted by the following namely:
"(d) ensure that all the procuring entities organize and maintain a system for the publication of or posting on departmental web site of data on Public Procurement opportunities, awards and any other relevant information'.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in paragraph (d) of Clause 5 of the Bill.
Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I request to move that in Clause 5, in paragraph (d), in line 2 before the word 'web site' the word 'official' may be inserted.

بنیادی طور پر اس کا مقصد یہ ہے سر، ویب سائیٹ کافی ڈھیر ساری ہوتی ہیں لیکن آفیشل ویب سائیٹ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو گورنمنٹ کی اپنی ویب سائیٹ ہے، اس کا یہاں پر ذکر کیا گیا ہے۔ It`s basically a terminology Sir، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: Agree یئ که نه، هغه خو Agree شو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his amendment in paragraph (e) of Clause 5 of the Bill.
Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 5 paragraph (e) shall be substituted by the following, namely:

"(e) ensure that all procuring entities organize and manage database which shall warehouse information and publications on public procurement".

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voice: Yes.

یہ خالی ایک بندے کی Yes پہ یہ کیسے؟ آپ لوگ، قاضی صاحب! یہ ذرا منی اسمبلیز ختم کریں، یہ لیجسلیشن ہو رہی ہے، یہ پورے ہاؤس سے ایک بندے کی Yes آ رہی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ جو وہ لا رہے ہیں، اس میں اور اس میں کیا فرق ہے؟

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب عبدالاکبر خان: یہ جو امنڈمنٹ لا رہے ہیں نمبر (e) میں، تو اس میں اور جو 'اوریجنل' ہے، اس میں کیا فرق ہے، کیا امنڈمنٹ کریں؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ کمیٹی میں، آپ کی کمیٹی میں Decide نہیں ہوا تھا؟

جناب عبدالاکبر خان: کیوں نہیں ہوا تھا۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): عبدالاکبر خان زمونږ مشر دے، اسرار خان دا ټول ډیر ښه په دې دغه باندې پوهیږی او دا مونږ خپلو کښې ناست یو او کوم امنډمنټس چې دی، هغه Proposed amendments دی۔

جناب سپیکر: دا د دوئ په کمیټۍ کښې Approve شوی وو۔ جی لاء منسټر صاحب، دا فرق ورته لږ او ښایئ جی، هغه پرې نه پوهیږی چې لږ پوهه شی۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): لږ ډیر Improvement پکښې چې کوم Procuring agencies دی، د گورنمنټ ډیپارټمنټ چې کوم دی Entities نو هغوی پکښې ذکر راغلے دے نو فرق پکښې شته جی، په دیکښې او 'اوریجنل' کښې۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب، دیکښې-----

جناب سپیکر: هاں نا، اتهارټیز، عبدالاکبر خان! څه لږ ډیر فرق پکښې شته، هغه انفارمیشن، هاں۔ The motion before the House is that the

amendments moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Shazia Tehmas Khan, to please move her amendments in paragraph (e) of Clause 5 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I beg to move that in Clause 5, in paragraph (e), in line 1 after the word ‘database’ the words ‘and website’ may be inserted.

سر، یہ بنیادی طور پر (e) کلاز جو ہے تو یہ ہے کہ Organize اور Manage کرنا ہے Datebase کو، جس میں تمام ویئر ہاؤسز کے حوالے سے انفارمیشن ہو گی اور پبلیکیشنز کے حوالے سے۔ میں نے Database کے ساتھ ساتھ صرف ایک ویب سائیٹ کا بھی اس میں لفظ استعمال کیا ہے کہ یہ Datebase کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنی ویب سائیٹ کو بھی Manage کرنا ہے، Updated رکھنا ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائیٹ میں ابھی بھی کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ جو بہت Outdated ہیں اور وہ Managed نہیں ہوئیں۔ یہ میری اس امنڈمنٹ کا مقصد ہے۔

Mr. Speaker: Ji, the motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Honourable Minister for Finance, to please move his amendment in paragraph (f) of Clause 5 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 5, paragraph (f) shall be substituted by the following namely:

“(f) conduct performance review based on pre determined indicator and benchmarks through third party validation by State Bank of Pakistan certified category ‘A’ chartered accountant firm.”

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since Saqibullah Khan is not present,

therefore, lapsed. Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment after paragraph (j) of Clause 5 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I request to move that in Clause 5, after paragraph (j) the following new paragraphs may be inserted, namely:

سر، میں اسے Withdraw کرتی ہوں کیونکہ یہ منسٹر صاحب نے مجھے، جو اس حوالے سے معلومات چاہیئے تھیں، وہ فراہم کیں اور کافی اور ترامیم بھی اس حوالے سے لیکر کے آئے ہیں تو اسے میں سمجھتی ہوں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے، یہ میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, original para stands part of the Bill. Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in paragraph (l) of Clause 5 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: I beg to move that in Clause 5, in paragraph (i), after the word 'Act' the words "and perform such other functions as assigned by the Government from time to time" may be added.

جناب سپیکر: یہ (l) ہے، (l)۔

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sorry Sir, (l)

جناب سپیکر: چشمے ذرا مجبوری کے تحت لوگ پہنتے ہیں۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Finance.

Minister for Finance: Okay, accepted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Paragraph (b), (c), (g), (h), (i), (j) and (k) of Clause 5 also stand part of the Bill. Saqibullah Khan, not present, it lapses. Original Clause 6 stands part of the Bill. Amendment in Clause 7 of the Bill: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in paragraph (a) of sub clause (1) of Clause 7 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I beg to move that in Clause 7, in sub clause (1), the existing paragraph (a) may be substituted by the following namely:

"(a) Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa as Chairperson'."

جناب سپیکر: جی تا سو؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): زما د محترمې شازیه طهماس بی بی سره خبره شوې ده جی او هغه زما سره په دې Agree ده چې دا به، زه ریکویسټ کوم چې که دا Withdraw کړی، دا هم جی او د دې نه پس دا چې کوم دے ، کلاز 7 کښې سیکنډ دغه چې وو۔

جناب سپیکر: ته ودریږه چې اول دا دغه کړو نو،Withdrawn؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی سر، Withdrawn۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn, therefore, the original paragraph (a) of sub clause (1) of Clause 7 stands part of the Bill. Second amendment: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in after paragraph (a) of sub clause (1) of Clause 7 of the Bill.

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، یہ کلاز بنیادی طور پر میں نے چونکہ 'اوریجنل' بل میں سیکرٹری کو چیئرمین بنایا گیا تھا اور چونکہ اس میں میں نے امنڈمنٹ لائی کہ نہیں منسٹر صاحب کو ہونا چاہیئے تھا تو وہ میں نے Withdraw کی تو Automatically یہ Stand کرتی ہے تو اس لئے اس کو بھی میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn. Honourable Minister for Finance, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 7 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 7, in sub clause (1): (i) in item (c), after the word 'Department', the words "or his nominee not below the rank of an Additional Secretary" shall be inserted; and-----

Mr. Speaker: One by one, ji. The motion before the House is that amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are favour of it may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment after the existing paragraph.

Ms. Shazia Tehmas Khan: (e)-----

جناب سپیکر: (c) پکښې Missing دے۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: (c) نہیں، (e) ہے یہ۔

جناب سپیکر: منسٹر والی وہ رہ گئی ہے، اس میں وہ نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا یہ وہی ایجنڈا ہے کہ جو کل جس وقت یہ Consideration کیلئے ہاؤس کو Put ہوا تھا تو کیا یہ وہی ایجنڈا ہے؟

جناب سپیکر: میرے سامنے تو وہی پڑا ہوا ہے۔ ایک بات ہے کہ جو امنڈمنٹس منسٹر صاحب لائے ہیں، وہ ثاقب اللہ خان اور انکے ساتھ جو میٹنگ ہوئی شاید، یہ اس کے بعد کچھ امنڈمنٹس آئی ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جو بھی امنڈمنٹ آتی، ہمیں بھی Confidence میں لیا جاتا تو ہمیں تو اس، ہمیں-----

جناب سپیکر: وہ تو میں نے ادھر ہاؤس میں، وہ تو میں نے ہاؤس میں اناؤنس کیا تھا کہ کل آپ لوگ بیٹھ جائیں تو آپ لوگ کیوں نہیں آئے، اس میں جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اسمیں گزارش یہ ہے کہ اگر آج آپ دیکھیں تو منسٹر صاحب نے Consideration کا سٹیج 'موو' نہیں کیا، Consideration کا سٹیج آپ نے اس دن لاء منسٹر والا لیا ہے، تو ہونا تو یہ چاہیئے تھا سر کہ Consideration کے وقت انہوں نے جو بل 'موو' کر لیا تھا، That was final، جہاں تک میں سمجھتا ہوں اور اگر کوئی نیا ایجنڈا Distribute ہونا تھا یا تو آج منسٹر صاحب نئے سرے سے Consideration کا سٹیج موو کرتے۔ ہم تو سر، اس ذہن سے اور اس تیاری سے بیٹھے تھے کہ یہ وہی Consideration ہے اور وہی بل ہے، تو اگر کوئی اضافی ان کا ہونا تھا تو وہ اضافی ایجنڈے کی شکل میں آنا چاہیئے تھا بجائے اس کے کہ اس کو Replace کیا جاتا۔

جناب سپیکر: یہ اگر وہی وہ Adopt کر لیتے تو پھر ہاؤس نے کیوں اجازت دی، وہ بیٹھ جائیں سب-----

جناب عبدالاکبر خان: وہ Consideration Stage میں گیا، جو ایجنڈا تھا جو ہاؤس میں تقسیم ہوا، جو لاء منسٹر نے Consideration stage میں ڈالا، اس کے بعد فیصلہ ہوا کہ آپ ثاقب خان کے ساتھ بیٹھ کر اس کی جو امنڈمنٹس ہیں، اس پر ڈسکشن کر لیں، تو اس کے بعد اگر امنڈمنٹ لانا تھی تو وہ 'ایکسٹرا' ایجنڈا ہونا چاہیئے تھا، یہ تو اسی کے اندر لے آ رہے ہیں، خدا کی قسم میں تو بالکل Confuse ہو جاتا ہوں،

میں دیکھ رہا ہوں کہ جو امنڈمنٹس آرہی ہیں یہ تو ہماری میٹنگ ہوئی تھی اور جس میں ہمارا فیصلہ ہوا تھا، اس میں تو یہ چیزیں تھیں ہی نہیں۔

جناب سپیکر: یہ لاء منسٹر صاحب، یہ آپ کہہ دیں لیکن مجھے جو یاد پڑ رہا ہے نا تو میں نے کہا تھا کہ آپ سب بیٹھ جائیں تو آپ نے کہا کہ نہیں، ایسا تھا۔۔۔۔۔

وزیر قانون: میرے خیال سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس سٹیج پر، میری گزارش تو یہ ہے سر، کہ جس نے امنڈمنٹ نہیں 'موو' کی تو اس کو اس سٹیج پر، مطلب بات نہیں کرنی چاہیئے، جس نے 'موو' کی ہیں، ان کو بات کرنی چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہم نے اپنی امنڈمنٹس، کہ میٹنگز میں ہمارا فائنل ہو گیا تھا کہ یہ یہ چیز اسمبلی میں آئیگی، تو اس سے پہلے بھی میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر کہا اور شازیہ بی بی سے بھی کہا کہ چونکہ ہم سب ممبرز تھے اس کمیٹی کے اور ہم نے دو سال کے بعد ایک چیز کو فائنل کیا تو ہمیں نہیں چاہیئے کہ ہم اسمیں امنڈمنٹس دوبارہ لے آئیں۔ ابھی بھی ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جو چیزیں ہمارے ساتھ فائنل ہوئی تھیں، یہ تو وہ نہیں ہیں، اس میں تو بہت سی امنڈمنٹس آ گئیں۔

وزیر قانون: میرے خیال میں جی فنانس منسٹر کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اصل میں لاء منسٹر صاحب اس پر ذرا وہ دے دیں ہمیں، یہ پورے ہاؤس کا اختیار صرف دو ممبر لے سکتے ہیں؟۔۔۔۔۔

وزیر قانون: میں تو یہ کہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جو بتا رہے ہیں کمیٹی، تو پورے ہاؤس کا اختیار یہ دو لے سکتے ہیں؟

وزیر قانون: نہیں وہ تو نہیں لے سکتے، میں تو یہی گزارش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہی بات ہے، Main بات یہی ہے۔

وزیر قانون: نہیں نہیں، بات یہ ہے جی کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور پھر میں نے کہا بھی تھا، کہ پوری کمیٹی بھی ساتھ بیٹھ جائے، آپ اگر بیٹھنا چاہتے تھے تو بیٹھ جاتے انکے ساتھ۔

وزیر قانون: انکی تو Consensus سے یہ ڈاکومنٹس آئے ہوئے ہیں، ان کو تو بات ہی نہیں کرنی چاہیئے، یہ میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کی Consensus سے آئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی کسی چیز کو آپ Oppose کرنا چاہیں تو Oppose کریں، میں ہاؤس کو Put کرونگا۔ نہیں کسی چیز پر، انکی امنڈمنٹس پر آپ کو اعتراض ہو، ابھی تو اور کوئی راستہ نظر نہیں آرہا ہے، انکو آپ Oppose کیا کریں، One by one میں ہاؤس سے رائے لونگا۔ جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، Confusion آپ کی بالکل، آپ نے یہی کہا تھا کہ آپ سب لوگ بیٹھ جائیں، جو میٹریل اس دن Produce ہوا تھا، اس پر تو Consensus تھا، اگر اس کے بعد انکی اور Subsequently جو میٹنگ ہوئی ہے، اگر اس میں کوئی چیزیں آئی ہیں جو ان میں اتفاق پھر آگیا، تو سر، وہ اضافی ایجنڈا آنا چاہیئے تھا اور اس اضافی ایجنڈے کو پھر ہم سمجھتے کہ مزید امنڈمنٹس ہیں۔ ابھی تو ایجنڈا Replace ہو گیا ہے، تو بہت سی چیزیں ہیں کہ ہمارے لئے نئی ہیں، میں تو اس کو نہیں سمجھ رہا، تو میری سر، گزارش یہ ہے کہ یہ * + + نہیں ہے کہ آپ نے ایجنڈا اس میں Replace کر دیا؟ یہ تو اضافی ہونا چاہیئے تھا۔

جناب سپیکر: جی یہ باتیں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یہ Inappropriate terms جو ہیں، ان کو Expunge کیا جائے، * + + سیکرٹریٹ نے نہیں کی، انہوں نے Good faith میں امنڈمنٹ جو نئی آئی ہے، اس کو Replace کیا ہے تو It cannot be termed as * + +۔ یہ میں خواست کرونگا کہ یہ واپس لے لیں، اپنے الفاظ۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ Replace ہو سکتا ہے؟ سر، جو بھی طریقہ کار ہو، بالکل یہ پورے بل کو Amend کر لیتے لیکن وہ اضافی ہونا چاہیئے تھا، انہوں نے Replace کر دیا۔

جناب سپیکر: یہ میرے خیال میں بڑا کلیئر ہے کہ ہاؤس کو مکمل اختیار ہے کہ وہ۔۔۔۔۔

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو آپ کا اور آپ کے سیکرٹریٹ کا کام ہے جناب سپیکر، آپ کے رولز کے مطابق دو دن پہلے ایجنڈا دینا پڑتا ہے تاکہ اس میں امنڈ منٹس لائیں لیکن جناب سپیکر، ہم تو سمجھ رہے تھے کہ چونکہ Consideration stage پر وہ آ گیا اور ہاؤس کو Put ہو گیا، پھر آپ نے کہا کہ جی ثاقب خان کی امنڈ منٹس ہیں، آپ انکے ساتھ بیٹھ جائیں، ہمارا تو یہ خیال تھا کہ جو ہم گورنمنٹ کے ساتھ Agree کر چکے ہیں میٹنگ میں، ہم اس میں امنڈ منٹس نہیں لانا چاہتے تھے ہم تو As it is اس کو پاس کرانا چاہتے تھے لیکن جن کی امنڈ منٹس تھیں، انہوں نے اس کے بعد بھیج دیں، ابھی یہ ایجنڈا آ رہا ہے تو اس وقت تو منسٹر کی صرف تین امنڈ منٹس تھیں، ابھی تو بیس امنڈ منٹس آ گئیں تو یہ نیا Replace ہو گیا ایجنڈا۔

جناب سپیکر: نہیں یہ بتادیں کہ اگر اس میں دو دن پہلے امنڈ منٹس آ جائیں، سیکرٹریٹ لے گا کہ نہیں لے گا؟ دیکھیں Confusion-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ایک Consideration stage سے گزر کر پھر تو امنڈ منٹس کو لانا چاہیئے، امنڈ منٹس تو آپ نہیں لانا چاہتے، یہ تو بالکل نیا ایجنڈا دیا۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب، زمونږه چرته هم دا Intention نه دے، د گورنمنټ همیشه دا خواهش وی چې دا هاؤس په اعتماد کښې واخلي او دې هاؤس کښې چې څه Proposals راځی جی، دا 'بل' 2010ء کښې په اول کښې مونږه 'موؤ' کړے وو او په دې Understanding چې که چرته هم د گورنمنټ څه داسې څه دغه راځی یا چرته د انسان نه یو غلطی کیږی نو د دې هاؤس په مشوره باندې هغه شان امنډمنټس اوشی۔ هغې کښې زیات ډسکشن شوے وو جی خو ستاسو د حکم مطابق هغه بله ورځ بیا یولس بجې هغه میټنګ وشو، تاسو چې څنګه د غه کړے وو او کومو ممبرانو چې بیا څه امنډمنټس راوړی وو، ستاسو د حکم مطابق مونږ په هغې باندې ډسکشن کړے دے۔ کوم چې د هغوی مونږ ته دغه نه وو، مونږ هغوی ته ریکویسټ کړے وے، ثاقب خان ته یا چا ته، چې دا کیدے شی دا نه شی کیدے۔ مونږ ستاسو د هغه حکم مطابق تلی یو جی، څنګه تاسو دغه-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، دا د دوئ حق دے چې تاسو، هاؤس هلته کښې اولیږل کمیټئ ته، چونکه د چا چې امنډمنټس وو هغوی منسټر صاحب سره کښیناستل، هغوی به هغه سره خپله خبره کړې وی خو دا خو د هغې خلقو د پاره

تلی وو چې د چا امنډمنټس وو، هغه تاسو هغه کمیټۍ ته دغه کړی وو، دا خو نه وه چې ته به پکښې نوی امنډمنټس راوړې او ما ته به ایجنډا Replace کړې؟

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! آپ رول 100 ذرا پڑھیں، کتاب ورله ورکړئ کنه۔ ذرا پڑھیں، آپ کو اپنا جواب مل جائے گا، Rule 100 is very much clear۔ آگے بڑھیں۔

Honourable Minister, to please move his second amendment in Clause 7 of the Bill. Honourable Minister for Finance, please.

Mr. Muhammad Humayun Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 7 in sub clause (1):

"(ii) after item (d)-----

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, you are suspending this rule because it is your discretionary power.

Mr. Speaker: No no, I am not suspending it.

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes.

جناب سپیکر: آپ کو چائے کیلئے بریک دے دوں؟ (قہقہے، تالیاں) شوگر لیول Low ہو رہا ہے۔ جی ایک یہ پڑھتا ہوں، پھر چائے پی لیں، خیر ہے یہ پڑھ لیں آپ۔

Mr. Muhammad Humayun Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 7, in sub clause (1):

"(ii) after item (d), the following new entry (e) shall be inserted, and thereafter, the existing entries (e), (f) and (g) shall be renumbered as (f), (g) and (h) respectively namely, -

(e) Secretary to the Government of Public Health Engineering Department or his nominee not below the rank of an Additional Secretary; and".

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill.

جناب سپیکر: ایک پندرہ منٹ کیلئے بریک کر لیتے ہیں جی، ٹی بریک۔ مفتی صاحب، اگر نماز بھی پڑھنا چاہیں تو ایک بجا ہے۔ تھینک یو جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker: Fourth Amendment: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in existing paragraph (c) of sub clause (1) of Clause 7 of the Bill. Ji.

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر(e) دے ما سره جی۔

جناب سپیکر: (e) خو دے۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: ٹھیک شوه، ٹھیک شوه سر۔

Mr. Speaker: Yes, (1) (e).

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I request to move that in Clause 7, in sub clause (1), after the existing paragraph (e) the following new paragraph may be added namely:

سر، د دې بنیادی طور مقصد دا وو چې دوه ممبران چې کوم د صوبائی اسمبلئ نه Nominate کیږی، هغې کښې پکار ده چې یو د اپوزیشن بنچز نه هم وی۔ ماته اوس منسٹر صاحب دا اووئیل چې یره دا پریکٹیکل ثیز نه دے نو ځکه زه دا واپس اخلم سر۔ جی Practically دا Apply کیدے نه شی۔

جناب سپیکر: دا واپس؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی واپس شو، سر۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn, amendment withdrawn. Fifth amendment withdrawn. ، ثاقب الله خان خو Withdraw شوے دے

Amendment in Clause 8 of the Bill, Withdrawn, withdrawn---------

Member: Withdrawn or lapsed?

جناب سپیکر: نه Lapsed، چې کوم Lapsed شی، هغه Automatically withdraw شی۔ Second Amendment: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in sub clause (2) of Clause 8 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I request to move that in Clause 8, in sub clause (2), after the word 'senior' the words 'serving or retired' may be inserted. سر، یہ کلاز چونکہ بنیادی طور پر مینجنگ ڈائریکٹر کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: چې ریٹائر شی، بس دے هغوی ولې نه معاف کوئ چې ورپورې بیا هم انښتې یئ؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: نو سر کہ دوئ ډیپارټمنټ کښې یا هغه لیول مینجنګ ډائریکټر د پاره چې کوم میرټ پکار وی یا هغه Caliber شته تر اوسه پورې خو Precedent هم دا دے سر چې دوئ عموماً چې د یکښې وګورې چې سینیئر لیول پوسټ دے نو دوئ د ریټائرډ کس پرې اخلی ځکه چې ډیپارټمنټ سره Available نه وی۔ ما خو ډیپارټمنټ ته یو Flexibility ورکړې ده خوښه ئے خپله ده۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسټر صاحب۔

وزیر خزانہ: سر Already دوئ Agree شوی دی چې Withdraw به ئے کړو، زه به ورته ریکویسټ وکړم۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

وزیر خزانہ: او جی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: زه ټهیک شوه سر۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn, original sub clause (2) of Clause 8 stands part of the Bill. Amendment in sub clause (3), of Clause 8: Lapsed, therefore, original sub clause (3) of Clause 8 stands part of the Bill; sub clause (1) of Clause 8 also stands part of the Bill. Amendment in Clause 9 of the Bill: Honourable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 9 of the Bill.

Mr. Muhammad Humayun Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 9, for sub clause (1), the following shall be substituted namely:

"(1) There shall be a fund to be known as 'Khyber Pakhtunkhwa Public Procurement Regulatory Authority Fund', hereinafter, referred to as Authority Fund, which shall vest in the Authority and shall be utilized by the Authority to meet charges and expenses in connection with the affairs of the Authority under this Act including salaries and other remunerations of the non-official members and employees of the Board."

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister for Finance may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Ji Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in sub clause (1) of Clause 9 of the Bill.

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، یہ Withdrawn ہے لیکن میری ایک ریکویسٹ ہے، اس سے پہلے جو منسٹر صاحب نے یہ امنڈمنٹ پیش کی ہے، میں صرف یہ جاننا چاہ رہی ہوں کہ 9 نمبر میں Already یہ امنڈمنٹ موجود ہے تو دوبارہ اس میں یہ جو لیکر کے آئے ہیں تو اس میں اور پرانی امنڈمنٹ میں کیا فرق ہے؟

جناب سپیکر: بس جب آپ Withdraw ہو چکی ہیں تو بس چھوڑ دیں نا۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: بنہ جی، تھیک شوہ جی، Withdrawn دے۔

جناب سپیکر: اچھا جی، یہ جو کلاز 1 میں پہلے امنڈمنٹس ہو چکی ہیں، یہ ان کے ساتھ Related وہ چل رہی ہے، Withdrawn۔

Amendment in Clause 10 of the Bill: First amendment, Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in sub clause (1) of Clause 10 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I request to move that in Clause 10, in sub clause (1), after the word ‘Fund’ the words “Preferably in the Bank of Khyber, if not available” may be inserted.

سر، یہ کلاز 10 میں فنڈ کے حوالے سے ہے کہ کونسے بینک میں رکھا جائے گا؟ تو میں نے اس میں یہ Suggestion دی ہے کہ اگر بینک آف خیبر میں یہ رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

جناب سپیکر: کہ دا خیبر بینک نہ وی، ھلتہ څہ بہ کوی بیا جی؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، بورډ دے، څنګه نه شی کولے؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، زمونږ هم دوئ سره خبره شوې وه چې بیا خو بالکل هغه Competition یا یو ځائے کښې، تاسو څنګه چې خبره وکړه بینک نه وی یا دغه نه وی نو ځکه دغه پکار دے جی چې یو دغه ته Choice زمونږ سره نه وی مونږ ته څوک بزنس راکړی یا څه دغه کیدې شی نو هغه بیا به ګرانه شی جی۔

جناب سپیکر: او او، نه دومره'تهائیتې' قانون سازی چې ده کنه، دا وروستو Effects ئے بیا ډیر زیات وی او Executing، او جی، څه وایئ Withdraw کوئ که نه؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: او جی۔

Mr. Speaker: The amendment is withdrawn, original sub clause (1) of Clause 10 stands part of the Bill. Saqibullah Khan, not present, it lapses, therefore, original Clause 10 stands part of the Bill. Again Saqibullah Khan, amendment in Clause 11 of the Bill. Saqibullah Khan, not present, it lapses, therefore, original Clause 11 stands part of the Bill. Amendment in Clause 12 of the Bill: Honourable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please move his amendment in Clause 12 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that for Clause 12, the following shall be substituted, namely:

"**12. Audit. ---** The Authority shall cause to carry out the audit of its accounts by Auditor General of Pakistan provided that provision shall be made for an internal audit of the finances of the Authority".

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill.یہ بیبیاں کہاں گئی ہیں، احتجاج پہ تو نہیں ہیں؟ان کا چائے بریک بڑا لمبا ہو گیا۔ Saqib Khan, lapsed. Amendment in Clause 13 of the Bill. Again Siqubullah Khan, absent, it lapses. The original Clause 13 stands part of the Bill. Clause 14: Saqibullah Khan is absent, therefore, original sub clause (1) of Clause 14 stands part of the Bill. Second and third Amendment: Honorable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please-----

جناب اسرار اللہ گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب! ثاقب اللہ خان صاحب کی جو امنڈمنٹس ہیں، اس میں فرق کیا ہے؟

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: وہ تو سر، اس وجہ سے نہیں آئے ہیں کہ وہی امنڈمنٹس منسٹر صاحب پیش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی فرق نہیں ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کوئی فرق نہیں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): یره جی دا خبره څنګه ده، دا وختی راسې مشکوک غونډې خبره، (قہقہے) دوئ دا ټول داسې څه مشکوک غونډې اشارې هم کوی او دوئ پوره خبره هم نه کوی۔ که د غریبانو زړه کښې څه وی خو یو منټ ورله ورکړئ جی چې دوئ زړه تش کړی چې دا څه لوبه ده؟

(قہقہے)

Mr. Speaker: Ji honorable Minister for Finance, to please move his amendment in Clause 14 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 14, the fallowing new Clauses 14A and 14B shall be added, namely:

"14A. Transparency, accountability and fairness: All procurement shall be conducted in a manner which promotes transparency, accountability and fairness." دا بل هم ورسره اووایمه جی؟

جناب سپیکر: اووایه، هغه بل هم اووایه جی۔

Minister for Finance: "14B.Competition,---Except as otherwise provided for in this Act and the rules, all procurement shall be conducted so as to maximize competition and to achieve value for money:

Provided that the exception shall be made only for acquisition of services for reasons to be recorded in writing by the procuring entity."

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honorable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Amendment in Clause 15 of the Bill: Since Siqabullah Khan is absent, therefore, Clause 15 stands part of the Bill.

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب، ټائم تاسو بدل کړے دے سبا د پاره پانچ بجې او په ایجنډا کښې بیا دس بجې ورکړې شوې دی، سبانئ ایجنډا کښې، نو که دا ټائم موانا ؤنس کړو چې پانچ بجې، چې پانچ بجې شوے دے۔

جناب سپیکر: دا ستاسو د هاؤس فیصله ده چې څنګه ستاسو خوښه وی۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دا جی عبدالاکبر خان سره هم خبره شوې ده او تاسو ته ما ریکویسټ کړے وو چې یره ساړهې چار پانچ، چې څنګه ستاسو خوښه وی، هغه ټائم ورته کیږدئ نو ښه به وی۔

جناب سپیکر: چې څنګه ستاسو مرضی وی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): او بس ټول هاؤس-----

جناب سپیکر: بس دا پنځه بجې شو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ټھیک شوه جی۔

جناب سپیکر: پنځه بجې، 05:00 pm چې یوه ګھنټه ده وه پکښې آرام کولې شئ کنه او مونږ به هم مخکښې نه کوئ؟ په پنځه بجې خو حافظ صاحب مونږ شوے وی کنه۔

حافظ اختر علی: په ساړهې پانچ بجې خو مونږ شوے وی۔

جناب سپیکر: هسې هم کوم په ټائم راځئ خو پینځه ټھیک دے، ټھیک شوه جی۔

Clauses 16 to 18 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honorable Member / Minister in Clauses 16 to 18 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 16 to 18 may stand parts of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 16 to 18 stand parts of the Bill. Amendment in Clause 19 of the Bill: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in Clause 19 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I beg to move that in the Clause 19 the word ‘a’ occurring in line 3 may be substituted by the words “an official”. ”سر، یہ بنیادی طور پر وہی آفیشل ویب سائٹ کے حوالے سے ہے تو میں مجموعی طور پر یہ امنڈمنٹ پیش کرنا چاہونگی کہ جہاں بھی اس بل میں ویب سائٹ کا ذکر ہو تو اسکو آفیشل ویب سائٹ میں Convert کیا جائے۔

جناب سپیکر: ابھی ایسا نہیں ہو سکتا، One by one آئے گا تو In Toto نہیں ہو سکتا۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: پھر ٹھیک ہے سر، اس کو میں ’پیسٹ‘ کردوں؟

جناب سپیکر: ابھی اسکو، منسٹر فنانس پلیز۔

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، زما شازیہ بی بی سره هم په دې باندې ډ سکشن شوے وو، ټولو سره آفیشل ویب سائټس لا نشته جی نو ځکه دوئ ته مونږ وئیلی وو چې دا په دې سټیج باندې Possible نه ده۔

جناب سپیکر: ټول ډیپارټمنټ سره آفیشل ویب سائیټس نشته۔

وزیر خزانہ: نو ریکویسټ به کوم چې دوئ ئے Withdraw کړی جی۔

جناب سپیکر: لږ په خلې باندې وایه کنه جی دا ریکارډ نګ کیږی جی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر دوئ زما پیښې کوی، وائی ټهیک شوه۔

جناب سپیکر: د هغوی ټهیک شوه پریږده، ته خپله خبره کوه۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: صحیح ده جی۔

جناب سپیکر: دا ’لبرټی‘ ، آزادی خو درسره شته، دا تاسو وایئ، قدغن لګوئ۔

The amendment withdrawn, therefore, original Clause 19 stands part of the Bill. Clauses 20 to 22 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 20 to 22 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 20 to 22 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 20 to 22 stand parts of the Bill. Amendment in Clause 23 of the Bill: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in sub clause (5) of Clause 23 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I request to move that in Clause 23, in sub clause (8), after the word 'mail' the words

نہیں سر، سوری، دا غلط وایم۔ I request to move that in Clause 23, in sub clause (5), after the word 'contract' occurring in line 1, the words 'as prescribed' may be inserted.

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب کیا۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، Already په دې باندې ډسکشن شوے دے۔ ما دوئ ته ریکویسټ هم کړے دے او مونږ Agree شوی یو جی، نو زه ورته بیا ریکویسټ کوم چې دا خپل دغه واپس واخلی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل ممبر صاحبہ۔

وزیر خزانہ: اوس وایه دا ټول شوی دی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر ما وانه وریدل څه ئے اووئیل، سر ما وانه وریدل سر۔ سر دا هاؤسنگ منسټر مسلسل لګیا دے، تنګول کوی جی، که دا دغه شو، بیا زه نه شم دا امنډمنټ پیش کولے نو پلیز سر۔

جناب سپیکر: دا امنډمنټ واپس اخلئ که نه هاؤس ته Put کړو؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: نه سر، په دیکښې د واپس اخستو څه دی؟ دا خو مطلب Prescribed، مطلب دا دے چې Already کوم تې او آرز یا رولز دغې د پاره سیټ شوی دی، ما صرف ورکښې دا Word add کړے دے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honorable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes have it. The amendment is dropped and original sub clause (5) of Clause 23 stands part of the Bill. Second amendment: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in sub clause (8) of Clause 23 of the Bill.

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، دا آفیشل ویب سائټ نه دے کنه جی، دا کلاز بنیادی طور دې حوالې سره دے چې که Bidders خبروئ نو Either in person به

ئے خبروئ یا چې دے Through Mail به ئے خبروئ یا چې دے نو آفیشل ویب سائټ په ذریعه به ئے خبروئ، منسټر صاحب پرې خفه کیږی نو زه دا واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Original sub clause (8) of Clause 23 stands part of the Bill. Again Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in sub clause (9) of Clause 23 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I request to move that in Clause 23, in sub clause (9), after the word 'corrigendum' the words "in print or electronic media" may be inserted.

جناب سپیکر: میڈیا؟

محترمه شازیه طهماس خان: میډیا او جی۔ سر، Corrigendum چې کله هم ایشو کیږی هغه اخباراتو کښې راځی جی۔ دوئ دلته دا نه دی لیکلی، ما صرف دا Specified کړې ده چې یره هغه به اخباراتو کښې یا میډیا کښې به ضرور راځی۔

جناب سپیکر: ودریږئ، آنریبل منسټر صاحب۔

وزیر خزانه: سپیکر صاحب، Already هم بیا هغه ریکویسټ کوم چې دې باندې مونږ ډسکشن کړے وو جی، زه دا ځل اجلاس دوران کښې هم شا ته ناست وومه، شازیه بی بی سره مونږ پرې ډسکشن کړے وو او ما تقریباً په دې دغه کړې وه Agree کړې وه چې او دا څیزونه داسې دغه دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر خزانه: زه ریکویسټ کومه چې واپس ئے واخلی۔

محترمه شازیه طهماس خان: سر، دا ماته یاد نه شی، دوئ دې باندې ما سره خبره نه ده کړې سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honorable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes have it. The amendment is defeated; the motion is defeated and original sub clause (9) of Clause 23 stands part of the Bill. Sub clauses (1) to (4), (6), (7), (10) and (11) of Clause 23 also stand parts of the Bill. Clause 24 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 24 of the Bill, therefore, the question before the House is

that Clause 24 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 24 stands part of the Bill. Amendment in Clause 25 of the Bill: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment.

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، دا Withdraw دے ، دا یو Withdrawn۔

Mr. Speaker: Withdrawn, therefore the original Clause 25 stands part of the Bill. Noor Sahar Bibi, to please move her amendment in paragraph (a) of Clause 26 of the Bill.

محترمہ نور سحر: سر میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. The Amendment withdrawn, original Clause 26 stands part of the Bill. Clause 27 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clause 27 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 27 of the Bill may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 27 stands part of the Bill. Amendment in Clause 28: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in paragraph (e) of Clause of 28 of the Bill.

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، یہ اسی پہ جو ڈیبیٹ شروع ہوئی تھی، The word ‘Fair’ کے بارے میں تھا اور مجھے خوشی ہے کہ منسٹر صاحب Separate اس پہ الگ سے ایک کلاز لیکر کے آئے ہیں Fairness کے حوالے سے تو میں اس پہ اسکو واپس لیتی ہوں سر۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn, original paragraph (e) of Clause 28 stands part of the Bill. Paragraph (a) to (d) and (f) of Clause 28 also stand part of Bill. Amendment in Clause 29 of the Bill: Honorable Minister for Finance, to please move his amendment in Clause 29 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that for Clause 29, the fallowing shall be substituted, namely:

“29 Disqualification and debarment of bidders.--- (1) The procuring entity shall disqualify a bidder if it finds at any time that the information submitted concerning qualifications of the bidder was false, or materially inaccurate or incomplete.”

جناب سپیکر: ته اووایه، وایه دا بل هم اووایه جی۔

Minister for Finance: "(2) A procuring entity may debar a bidder from taking any further part in procurement proceeding or in future procurement proceeding if the bidder:

(a) forms part of a cartel / ring with a view to discourage fair competition in the bidding process; or

(b) has failed to complete his earlier contract, within a period of three years of the initiation of procurement proceeding, on ground that his approved bid was or has become unprofitable or would result in his suffering of loss; or

(c) offers or attempts to offer inducement of any sort, such baring actions will be duly publicized and communicated to the Authority."

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand parts of the Bill. Since Saquibullah Khan is absent, it lapses. Amendment in Clause 30 of the Bill: Honourable Minister for Finance and Shazia Tehmas Khan, to please move their amendments in Clause 30 of the Bill, one by one.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 30, after the word 'bids' the words "communicating the reasons for rejection in writing to the Authority" shall be inserted.

Mr. Speaker: Ji honourable-----

محترمہ شازیہ طہماس خان: نہیں سر، میں اسے Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment moved by the honourable Minister is adopted and stands part of the Bill. Since Saquibullah Khan is absent, therefore, his amendment is lapsed. Amendment in Clauses 31 of the Bill: Shazia Tehmas Khan, to

please move her amendment in paragraph (b) of Clause 31 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I beg to move that in Clause 31, in paragraph (b), for the word ‘may’ the word ‘shall’ be substituted.

جناب سپیکر: دا وائی چې خامخا۔ جی آنریبل منسټر صاحب۔

وزیر خزانہ: زه ورته ریکویسټ کوم چې دا خپل دغه واپس کړی جی۔

جناب سپیکر: دا خامخا د واپس واخلی؟

وزیر خزانہ: زما ورسره Already discussion په دې شوے دے جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل ممبر صاحبہ۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، زمونږ خو په دې ځلورو کالو کښې دوئ چرته ماته ریکویسټونه کړی دی نه ئے زما تپوس کړے دے (قہقہہ) نوځکه جی دا هم زه واپس اخلمه۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn. The original paragraph (b) of Clause 31 stands part of the Bill. Paragraph (a) and (c) to (g) of Clause 31 also stand parts of the Bill. Clause 32 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 32 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 32 of the Bill may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 32 stands part of the Bill. Amendment in Clause 33 of the Bill. Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in sub clause (1) of Clause 33 of the Bill.

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، چونکہ یہ پچھلی امنڈمنٹ میں یہ چیز کلیئر ہو چکی ہے تو لہذا یہ بھی اس کی ضرورت نہیں رہتی اس امنڈمنٹ کی اور Withdrawn اس کو Consider کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, the amendment is withdrawn. Original sub clause (1) of Clause 33 stands part of the Bill. Sub clause (2) of Clause 33 also stands part of the Bill. سبا ته ئے کړو، هی جی؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): په دې امنډمنټس کښې څه تاؤ دے که څه چل دے؟ مونږ پرې پوهه کوئ نه؟

(قہقہہ)

جناب سپیکر: میاں صاحب، د چشمو نمبر مې بدل شوے دے، راته بنکاری سر راباندې گرځوی، دا دغه کښې چل دے۔ Amendment in Clause 34 of the Bill: شازیہ طہماس! یہ بھی وہی Shall والی بات ہے، یہ کیا کرنا ہے؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، یہ پھر ریکویسٹ کرینگے تو ان کی ریکویسٹ سے پہلے میں Withdraw کرتی ہوں۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: یہ آج کیا ان کو، درخواستوں پہ درخواستیں۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، پورا اجلاس ہی ریکویسٹوں پہ چل رہا ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں؟

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، په یو ځائے به ورته ریکویسټ وکړمه چې دا خپل امنډمنټس واپس واخلی۔ دا خو ډیره گرانه ده، کښېنه او پاسه کښېنه پاسه۔

جناب سپیکر: هغې له هغسې مزه نه ورکوی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، هغه غریب ولې منت ته مجبورئ، خو بیخی د واپس واخلی کنه۔

(قہقہہ)

وزیر خزانہ: په یو ځائے به ورته ریکویسټ وکړم کنه جی ملا مې هم خوږ ده، کښېنمه پاڅمه۔

وزیر اطلاعات: دا همایون خان آپریشن کړې دے جی د ملا مسئله هم ده ورته۔ بار بار اوچتیدل او کښېناستل نو بس هغه د پرې مهربانی وکړی۔

جناب سپیکر: د بجټ نه پس ئے هم دا یو شې راوړې دے نو، او دا بس زما خیال دے همایون اخیرنې دے، بس دیکښې بل نشته۔ د دې نشته کنه۔ بس دې نور ریکویسټونه مه کوه۔ (قہقہہ) جی شازیہ بی بی۔

Amendment withdrawn. Original Clause 34 stands part of the Bill. Amendment in Clause 35 of the Bill. Since Saquibullah Khan is not present, therefore, original Clause 35 stands part of the Bill. Clause 36 of the Bill: Since no amendment has been moved by any

honourable Member in Clause 36 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 36 of the Bill may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 36 stands part of the Bill. Amendment in Clause 37 of the Bill: Honourable Minister for Finance, to please move his amendment in Clause 37 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 37 and whatever occurring for the word, dots and hyphens, ‘NWFP’, the words ‘Khyber Pakhtunkhwa’ shall be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Second amendment: Ms. Noor Sahar Bibi, to please move her amendment in sub clause (1) of Clause 37 of the Bill.

Ms. Noor Sahar: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 37, in sub clause (1), the word ‘Act’ may be substituted by the word ‘Ordinance’.

جناب سپیکر: او ټھیک دے کنه، دا آرډیننس وو هغه وخت کېښې جی۔

جناب عبدالاکبر خان: دا آرډیننس وو، زما خیال دے دا ټھیک وائی۔

جناب سپیکر: دا ټھیک دے کنه، دا مخکښې هغه وخت کېښې آرډیننس وو۔

وزیر خزانہ: Agree کوؤ د دې سره۔

جناب سپیکر: سمې ته وائی باز میاں هم سمه وئیلې ده (قہقہہ) دا به ډیر کوږ سړې وو چې دا چارسده کښې ډیره مشهوره ده نو۔

ایک رکن: ہاں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clause 38 of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 38 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 38 of the Bill may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those gainst it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 38 stands part of the Bill. Amendment in the Preamble Clause: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his amendment in the Preamble of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that for the existing Preamble, the following shall be substituted, namely:

"WHEREAS it is expedient to provide for the legal and regulatory framework for public procurement and other matters connected therewith or incidental thereto, for the purpose herein after appearing."

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendments in the long title of the Bill. Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his amendment in the long title of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to move that for the existing long title, the following shall be substituted, namely:

"To provide for the legal and regulatory framework for public procurement."

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister Finance may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ آف گڈز، ورکس اور سروسز مجریہ 2010)

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Now the honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the NWFP Public procurement of Goods, Works and Services Bill 2010 may be passed.

Minister for Finance: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the said Bill, as amended, may be passed by this august House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the NWFP Public

ایک رکن: خیبر پختونخوا۔

جناب سپیکر: او کنه دا غلط دے ، اوس خو نوم بدل شو کنه۔

The motion before the House is that this Bill may be passed with amendments, moved by the honourable Minister for Finance, Shazia Tehmas Khan and Ms. Noor Sahar Bibi? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed with amendments, moved by honourable Minister Finance, Shazia Tehmas Khan and Noor Sahar Bibi.

(Applause)

وزیر خزانہ: جناب سپیکر ، زه خو ستاسو او د دې ټول هاؤس انتهائی مشکور یم جی خو زمونږ مو د ټولو زړه وچولو خو مجبوری دا ده چې فنانس شے راوړی نو هغه ډیر غټ وی ، که د دغه وی او که بجټ سپیچ وی او که دا وو نو ډیر ټائم واخستے شو خو د ټولو شکریه ادا کوم ، په دې ډیبیټ کښې حصه واخستې شوه او ورسره ورسره زما یو ریکویسټ دے سپیکر صاحب ، هغه بله ورځ جی زما طبیعت ټهیک نه وو ، زه ووم نه جی نو ما لاء منسټر صاحب ته ریکویسټ کړے وو چې زما په Behalf باندې تاسو دغه وکړئ جی خو څه د مینې او د وروروولئ داسې څه اظهار شوے وو سر ، او څو الفاظ وو نو د هغې د پاره به زه ریکویسټ کوم چې هغه د د اسمبلئ د ریکارډ نه Expung شی۔

جناب سپیکر: هغه خو بالکل Exclude کړئ ، خیر دے که د ده پرې زړه خوشحالیږی خو د هغې نه پس چې کوم بمبارمنټ تاسو کړے دے نو هغه به څوک دغه کوی

اګرچه هغه Illegal وو؟ دا لږ لږ خو دا مونږ چې څه کوو نو دغه خو زه وايم نه، مشر بس غلے به ناست وی نو هغه به څه وائی؟ دغه ترې Expunge کړئ خو دا فنانس ډيپارټمنټ د خپله هم لږ دغهJurisdiction لږ پيژنئ چې د کوم ځائے پورې ستاسو Jurisdiction دے؟ سبا بيا پينځه بجې، مفتی صاحب۔
The Sitting is adjourned till 05:00 p.m. of tomorrow, evening.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 04 ستمبر 2012ء بعداز دوپہر پانچ بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)